

مَرْفُوعٌ إِلَى سَيِّدِنَا رَبِّكَ بِالْحُسْنَى وَالْخَيْرِ عَنِ الْحَسَنِ

اللہ تعالیٰ کے محبوب اولیاء کرام اور بزرگان دین کے ایمان و توحید
وام ہم، مستحق احوال زریں کا حسین مجموعہ



شَفِیْ کُتُبِکَ

مَرْفُوعٌ

حضرت مفتی شبیر احمد شاہ عالی
خواجه مولانا

مکتبہ النبی

6-A مارٹن روڈ لاہور
0331-4275955 0323-4328654

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالنُّوعْظَةِ الْحَسَنَةِ

چھوڑ بیٹا و جام کی باتیں اب ہوں پوری میں کام کی باتیں
دن کی باتوں کا اب یہ وقت نہیں شام ہے اب ہوں شام کی باتیں

شفائے دل

مؤلف

پیر طریقت، رہبر شریعت ولی کامل، استاذ العلماء شیخ الحدیث

حضرت خواجہ مولانا مفتی بشیر احمد صاحب شاہ جمالی مدظلہ العالی

مہتمم جامعہ عطاء العلوم شاہ جمال جام پور روڈ، ڈیرہ غازی خان

ناشر

مکتبہ الفیض

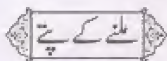
6-A وارث روڈ لاہور

0331-4275955, 0323-4328654

0332-6052850, 0307-4037113



شفائے دل	نام کتاب:
حضرت اقدس مولانا مفتی بشیر احمد صاحب شاہ جمالی مدظلہ العالی	مؤلف
حافظ ناصر محمود	سینک
دسمبر 2013	اشاعت
مولانا قاری محمد رفیق صاحب	باہتمام
(خانکپائے حضرت خواجہ مفتی بشیر احمد صاحب شاہ جمالی مدظلہ العالی)	
مکتبہ الغنی لاہور 03314275955	ناشر
	قیمت



☆ مکتبہ سید حبیب اللہ شاہ وارث روڈ لاہور 0323-4328654

- ☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ ہاشمیہ اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ الحرمین غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ شہید اسلام مرکزی جامع مسجد (لال مسجد) اسلام آباد
- ☆ ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن کراچی
- ☆ مکتبہ اشاعت الخیر بیرون بوہڑ گیٹ ملتان



فہرست

- 7 ﴿پیش لفظ﴾ (از مؤلف)
- 11 ﴿تقریظ حضرت اقدس مولانا منظور احمد مدظلہ العالی﴾
- 12 ﴿حضرت فضیل بن عیاض ؒ کے اقوال﴾
- 13 ﴿حضرت ذوالنون مصری ؒ کے اقوال﴾
- 15 ﴿شیخ احمد ؒ کے اقوال﴾
- 17 ﴿حضرت ابراہیم ابن ادہم ؒ کے اقوال﴾
- 17 ﴿حضرت بشر حافی ؒ کے اقوال﴾
- 19 ﴿حضرت سری سقطی ؒ کے اقوال﴾
- 23 ﴿حضرت حارث محاسبی ؒ کے اقوال﴾
- 24 ﴿حضرت ابوعلی شتیق ؒ کے اقوال﴾
- 26 ﴿حضرت ابو یزید بسطامی ؒ کے اقوال﴾
- 27 ﴿حضرت عبدالرحمن ابن احمد بن حبیبہ ؒ کے اقوال﴾
- 29 ﴿حضرت معروف کرخی ؒ کے اقوال﴾
- 30 ﴿حضرت حاتم امم ؒ کے اقوال﴾
- 33 ﴿حضرت ابو الخوارزمی حضرت ابوالحسن احمد ؒ کے اقوال﴾
- 34 ﴿حضرت ابو حامد احمد ابن خضرویہ ؒ کے اقوال﴾
- 36 ﴿حضرت یحییٰ بن معاذ رازی واعظ ؒ کے اقوال﴾
- 38 ﴿حضرت ابو حفص عمرو بن مسلم نیشاپوری ؒ کے اقوال﴾
- 39 ﴿حضرت ابوصالح حمدون بن احمد نیشاپوری ؒ کے اقوال﴾
- 42 ﴿حضرت ابوالسری منصور بن عمار ؒ کے اقوال﴾
- 43 ﴿حضرت ابو عبد اللہ (یا ابوعلی) احمد بن عامر انطاکی ؒ کے اقوال﴾

- 44 حضرت ابو محمد عبداللہ بن خبیب بن سابق الطاکي ۛ کے اقوال
- 45 ۛ ابو تراب عسکر ابن حصین بخشی ۛ کے اقوال
- 47 حضرت ابو القاسم حمید ابن محمد انحر از ۛ کے اقوال
- 48 حضرت ابو عثمان سعید ابن اسماعیل حمیری ۛ کے اقوال
- 51 حضرت ابو عبداللہ احمد بن یحییٰ جلا ۛ کے اقوال
- 51 حضرت ابو رویم بن احمد ۛ کے اقوال
- 53 حضرت ابو یقوب یوسف رازی ۛ کے اقوال
- 55 حضرت ابو الفوارس شاہ ابن شجاع کرمانی ۛ کے اقوال
- 56 حضرت ابو عبداللہ عمرو بن عثمان مکی ۛ کے اقوال
- 57 حضرت ابو محمد کل ابن عبداللہ تہسری ۛ کے اقوال
- 60 حضرت ابو عبداللہ محمد بن فضل لہی ۛ کے اقوال
- 62 حضرت ابو عبداللہ محمد ابن علی ترمذی ۛ کے اقوال
- 63 حضرت ابو بکر محمد بن عمر الکیم وراق ۛ کے اقوال
- 66 حضرت ابو سعید احمد بن یحییٰ خراز ۛ کے اقوال
- 68 حضرت ابو الحسن علی بن کل بن اظہر اصفہانی ۛ کے اقوال
- 69 حضرت ابو العباس احمد بن محمد بن مسروق ۛ کے اقوال
- 70 حضرت ابو عبداللہ محمد ابن اسماعیل مغربی ۛ کے اقوال
- 71 حضرت ابو علی حسن بن علی جوزجانی ۛ کے اقوال
- 73 حضرت ابو الورود ۛ کے اقوال
- 74 حضرت ابو عبداللہ بنجرمی ۛ کے اقوال
- 75 حضرت محمد الف ثانی ۛ کے منتخب کتبوبات

توحید باری تعالیٰ جل مجدہ

دُعائے شام و سحر لا الہ الا اللہ
 یہی ہے زاد سفر لا الہ الا اللہ
 سکونِ قلب و جگر لا الہ الا اللہ
 کمالِ فکر و نظر لا الہ الا اللہ
 نہ کہکشاں نہ قمر لا الہ الا اللہ
 نہ کچھ ادھر نہ ادھر لا الہ الا اللہ
 تمام ملتیں باطل ہیں صرف اک اسلام
 یہ ہے راوِ مگر لا الہ الا اللہ
 اسی میں دولتِ دنیا اسی میں دولتِ دین
 متاعِ اہلِ خیر لا الہ الا اللہ

ملا رہا ہوں نگاہیں کج کلاہوں سے
 نہ خوف ہے نہ خطر ہے لا الہ الا اللہ
 جوں کتوڑِ خلیل کے ہوں کہ پتھر کے
 ذرا بھی دیر نہ کر لا الہ الا اللہ

☆☆☆☆☆

وہ رمزِ شوق کہ پوشیدہ لا الہ میں ہے
 طریقِ فتحِ فقیہانہ ہو تو کیا کہئے
 جہاں میں بندۂ خ کے مشاہدات ہیں کیا
 تیری نگاہِ غلامانہ ہو تو کیا کہئے
 مقامِ فکر ہے کتنا بلند شاہی سے
 روشِ کسی کی گمداہانہ ہو تو کیا کہئے
 بیاں میں نکتۂ توحید سمجھ تو آتا ہے
 ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہئے

ہدیہ نعت بحضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے
 نقش روئے محمد ﷺ بنایا گیا
 پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی
 بزم کون و مکاں کو سجایا گیا
 وہ محمد ﷺ بھی احمد بھی محمود بھی
 حسن مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
 علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی
 ظاہراً اُسیوں میں اُٹھایا گیا
 اس کی شفقت ہے بے حد بے انتہاء
 اس کی رحمت خفیل سے بھی ماوراء
 جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا
 اس کی رحمت سے اس کو سجایا گیا
 حشر کا ڈر مجھے کس لئے ہوا ہے ”قاسم“
 میرا آقا ہے وہ، میرا مولا ہے وہ
 جس کے قدموں میں جنت بسائی گئی
 جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا
 حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲۸۲ھ، ۱۸۳۳ء - ۱۲۹۷ھ، ۱۸۷۹ء)

پیش لفظ

از مؤلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوة والسلام علی رسولہ الکریم

دیوں کی کلام بھی بچائے خودولی ہوتی ہے۔ اللہ والوں کی صحبت سے اور ان کے ملفوظات و انفاص قدسیہ سے بھی دل کی دنیا بدل جاتی ہے۔ اس موضوع پر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کلام الملوک ملوک الکلام مطالعہ کے قابل ہے۔

قدیم و جدید اکابرین نے مشائخ کے حالات اور اقوال و ملفوظات پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ دراصل ان کے حالات اور اقوال و ملفوظات میں اعمال کی طاقت اور سنت کا نور اور دیدار اکابر کی ایک حقیقت موجود ہوتی ہے تب ہی تو ان کے مختصر جملے میں شہد سے بڑھ کر محاسن، چنبیلی سے بڑھ کر خوشبو اور بنگلی کی طرح کرنٹ موجود ہوتا ہے۔ بس شرط یہ ہے کہ قلب سلیم ہو، کانوں میں شوقِ سامع ہو، تقویٰ اور کامل سپردگی ہو۔ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بالواتر واقعات و مشاہدات ثابت ہیں کہ وقت کے امراء اور زمینداروں کے پالتو لوگوں کے جان و عزت کے دشمن آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یک نظر دیکھتے ہی گر جاتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے انفاص قدسیہ سے جو جملے نکلتے اُن کی دل کی دنیا کو بدل دیتے۔ اُسی نشست میں تو بہ تا تب ہو جاتے اور ظاہری، غیر شرعی وضع قطع بدل دیتے اور ہمیشہ کے لیے اللہ پاک سے مانگنے والے اور اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ غلامی میں آ جاتے۔ درحقیقت دین کے شیوع اور رسوخ کی بنیاد تبلیغ دین پر ہے۔ اولیاء کرام کے اقوال و زریں اور ملفوظات بریں حکمت سے لبریز، فصیح آئینہ ہوتے ہیں۔ برائی کے روکنے میں موقع و محل کے مطابق حکیمانہ انداز پیش نظر رکھتے ہیں۔ ہمارے حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فیض درحقیقت شیخ العرب والجم حضرت سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے آئینہ دیدار کا عکس اور نظر کیمائے اثر کا فیض تھا۔

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحب فراش تھے۔ حالت کمزور تھی، آنکھیں بند

تھیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں میں سے ایک ہندو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں کو دبا رہا ہے وہ ہندو تھوڑی دیر کے بعد اپنا نام لیتا ہے اور کہتا ہے کہ حضرت میں فلاں جگہ سے آیا ہوں آپ کی زیارت کے لئے۔ اور نام بھی بتاتا ہے اور کہتا ہے آپ نے مجھے پہچانا ہے؟ ایک مرتبہ حضرت نے جواب میں فرمایا، تیری پہچان کے لئے تو میں دنیا میں آیا ہوں کیا ابھی تک تجھے نہیں پہچانا، ہندو کے دل پر چوٹ لگی، اسی نشست میں توبہ تائب ہوا لکھ پڑھا مسلمان ہو گیا۔

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک عقیدت مسلمان ہر سال گرمیوں کے شروع میں آتا اور ایک لنگی لے آتا، اور حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ہدیہ پیش کرتا، ایک سال وہ نہیں آسکا دو سال کے بعد آیا حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ تم پچھلے سال کیوں نہیں آئے، اس نے عرض کیا حضرت گزشتہ سال لنگی خریدنے کی استطاعت نہیں تھی، اس سال دو لنگیاں لے آیا ہوں اور لنگیاں نکال کے پیش خدمت رکھیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے ساختہ فرمایا، ”انہاں لنگیاں کون بھالا چا چیزھیاں یا رکوں جدا کرنا“ تو کہتے ہیں وہ مرید بے ساختہ اللہ اللہ کرتا رہا اور تڑپتا رہا، عارف باللہ واصل الی اللہ بن گیا۔

حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ جلدی مرید نہیں کرتے تھے۔ تین سال، چار سال پانچ کے بعد جب اصلاح کے رخ میں استحکام آ جاتا تو پھر مرید فرماتے تھے۔ لیکن ان کی خدمت میں ایک مولوی صاحب آئے اپنے حالات بیان کیے تو ان کو اسی نشست میں مرید کر لیا۔ وہ مولوی صاحب بتا رہے تھے میں یونیورسٹی کا طالب علم تھا مگر موسیقی کے شوق میں میں نے موسیقی کے کالج میں داخلہ لے لیا۔ بڑے شوق سے میں نے یہ فن حاصل کر لیا۔ تھوڑے ہی عرصے میں اداروں میں میری شہرت ہو گئی۔ تو میں نے موسیقی کالج کھول لیا اس وقت جتنے مشہور گلوکار ہیں وہ سب میرے شاگرد ہیں۔ اس دوران میں ایک لڑکی کی محبت کا شکار ہو گیا مگر مسلسل ناکامیوں نے میری صحت کو بھی برباد کیا اور زندہ رہنا میرے لئے مشکل ہو گیا، تو خود کشی کا ارادہ کیا تو ایک بہت بلند پلانہ پر چڑھ گیا کہ نیچے چھلانگ لگا کر مر جاؤں۔ چھلانگ لگنے والا ہی تھا دل میں خیال آیا ممکن ہے میں مر نہ سکوں مگر ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائیں ہمیشہ کے لئے معذور ہو جاؤں یا سر پر چوٹ لگے تو پاگل ہو جاؤں تو یہ زندگی موجودہ زندگی سے بدتر ہوگی، تو سوچنے لگا کہ کوئی ایسی

تدبیر کروں جس سے موت یقینی ہو فوری ترکیب یہ سمجھ میں آئی کہ بجلی کی تار کا ایک سرا اٹگوٹھے سے باندھ لیا اور دوسرا پلگ میں دیا بنن آن کرنے والا ہی تھا دل میں خیال آیا مزید دو دن سوچ لوں شاید کوئی مسئلے کا حل نکل آئے۔ تار کو الگ کر کے میں مطالعہ کے کمرے میں آ کر بیٹھا، میز پر سامنے قرآن شریف رکھا تھا، بے خیالی میں میں نے اسے کھولا کیوں کہ تعلیم میری کافی تھی قرآن پاک کی مشہور آیات کا ترجمہ اور تفسیر سمجھ لیتا تھا۔ جب میں نے قرآن پاک کھولا میری پہلی نظر اس آیت پر پڑی، 'الا بن کر اللہ تطمئنن القلوب' اس آیت کو پڑھتے ہی میں جنجھیں مار کر رونے لگا، میں قرآن کو سینے سے لگا تا آنکھوں پر رکھتا تھا میری آواز سن کر میرے بہن بھائی میرے پاس اکٹھے ہو گئے، اور پوچھنے لگے کیا بات ہے؟ میں نے ان کو قرآن کریم کی یہ آیت دکھلائی اور میں نے کہا کہ اس آیت پر غور کرو کہ اس میں میرے مرض کی تشخیص اور میرے علاج کی تجویز موجود ہے سب نے میری تائید کی مجھے تسلی دی تو میں نے کہا جلدی کرو مجھے نماز پڑھاؤ تو جیسے وہ اٹھک بیٹھک کرتے رہے میں بھی ویسے کرتا رہا، چونکہ میں نے کبھی نماز پڑھی ہی نہیں تھی تو پھر میں جلدی جماعت کے ساتھ چلا گیا۔ تو مجھے ایمانیات اور نماز کا علم آیا، مگر مجھے احساس ہوا کہ میں قرآن غلط پڑھتا ہوں تو میں نے مدرسہ میں داخلہ لے لیا، الحمد للہ اللہ کے فضل سے میں تجوید کے ساتھ قرآن پاک کا حافظ ہو گیا، اس دوران مجھے شوق ہوا کہ میں قرآن پاک کا علم حاصل کروں تو بزرگوں کے مشورے سے جامعہ فاروقیہ میں داخلہ لیا۔ الحمد للہ اللہ کے فضل سے میں نے اس سال دورہ حدیث پڑھ کر فراغت حاصل کر لی ہے اور جب سے میں نے آیت قرآن پاک کی دیکھی تھی اس وقت سے آج تک اللہ اللہ کی تسبیحات کرتا رہتا ہوں۔ اب مجھے خیال آیا کہ یہ سب کچھ میں نے کس لئے کیا، میرا منشاء، میری منزل، میرا مطلوب کیا ہے؟ میرے دل سے آواز نکلی یہ سب کچھ میں نے اپنے اللہ کے لئے کیا۔ مفتی صاحب آپ کے پاس میں صرف اس لئے آیا ہوں کہ مجھے اللہ حاصل ہو جائے میری اور کوئی غرض نہیں، میری منتہائے آرزو صرف اللہ ہے۔ مفتی صاحب فرماتے ہیں میں نے اس کی زندگی کی روئیدادن کر میں نے اس کو فورا مرید کر لیا۔ ایسے لوگوں کی میرے بارے میں یہ اراستہ مندی میرے لئے خوش نصیبی، سعادت مندی ہے۔ ایسے لوگوں کی وجہ سے میری بخشش ہوگی۔ اس آدمی کی دل کی دنیا بدلنے والا جملہ 'الا

بذل کو اللہ تطمئن القلوب، تھا۔ طالب صادق اور جستجوئے کامل رکھنے والا کبھی محروم نہیں جاتا۔

راقم نے اس رسالہ میں اکابر اولیاء کرام کے ملفوظات کو ترتیب دیا ہے۔ یقیناً یہ شفائے دل کے لئے اکسیر ثابت ہوں گے۔ بشرطیکہ صدق دل اور حضور قلب اور اپنے نفس کی مکاریوں پر نظر رکھ کر پڑھے۔ میرے لئے بھی دعا کریں کہ یہ راقم کے لئے بھی شفائے دل کا ذریعہ بنے، اور اللہ پاک محض اپنی رضا کے لئے قبول فرمائیں۔

میرے ایک روحانی بیٹے نے اس بابرکت اور حکمت و موعظت سے لبریز رسالہ کی طباعت و اشاعت کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ پاک ان کو اپنے مقبول و مقرب لوگوں میں شامل فرمائیں اور ایک ایک پائی کا بے حد و بے حساب ثواب عطا فرمائیں۔ آمین۔

العبد الضعیف

بشیر احمد شاہ جمالی

جامعہ عطاء العلوم شاہ جمال

ذیقعدہ ۱۴۳۴ھ

تقریظ

اما بعد! اہل اللہ کے معمولات اور ملفوظات کے جمع کرنے کا شروع سے معمول رہا ہے اور اس سے لوگوں کو بہت فائدہ پہنچتا رہا ہے۔ یہ مجموعہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے حق تعالیٰ اس کو اپنے پیاروں کے لئے نافع بنائیں اور ان کے جامع کو قلاح دارین نصیب فرمادیں۔ آمین۔

بندہ

(حضرت اقدس مولانا) منظور احمد

خادم الحدیث طلباء جامعہ خیر المدارس ملتان

یکم محرم الحرام ۱۴۳۵ھ

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ

آپ فدرین ہستی کے رہنے والے تھے جو مرد شہر کے قریب ہے

۱۔ فضیل ابن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدعتی شخص کے پاس بیٹھنے والے کو اللہ پاک حکمت اور دانائی عطا نہیں فرماتا۔

۲۔ فضیل ابن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آخر دور میں ایسے لوگ ہوں گے جو ظاہر پرستوں کے پیچھے بھاگیں گے لیکن اللہ کے راز داروں (اولیاء) کے دشمن ہوں گے۔

۳۔ فضیل ابن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کے پاس علم قرآن کی دولت ہو اور مسند رسول کا وارث ہو وہ مخلوق کے دردازوں اور حکمرانوں کے درباروں میں نظر نہیں آئے گا۔

۴۔ فضیل ابن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں جان پہچان صوم و صلوة کی کثرت سے نہیں ہوتی بلکہ ہمارے ہاں جان پہچان کے لیے ضروری ہے کہ وہ مخلوق کی خدمت کرے دل کی سلامتی پیش کرے اور جان قربان کرے یعنی منافقت نہ ہو اور اخلاص ہو۔

۵۔ فضیل ابن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تواضع اور انکساری یہ ہے کہ جس کی طرف سے بھی ہو حق بات سنے اور قبول کرے۔

۶۔ فضیل ابن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین عادتیں ایسی ہیں جس سے جہالت اور تنگدستی آتی ہے۔

① بے موقع ہنسا۔

② صبح کو جاگے بغیر سوتے رہنا۔

③ قومیت پر فخر کرنا۔

۷۔ فضیل ابن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مسلمان بھائی کے لیے زبانی توبعت و غلوں کا اظہار کرتا ہے لیکن دل میں اس کے خلاف دشمنی اور کینہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرتے ہیں، اور اس کے کانوں کو بہرا کر دیتے ہیں اور اس کے دل کی آنکھوں کو اندھا کر دیتے ہیں، کہ وہ اصلاح یا ب نہیں ہو سکتا۔

۸۔ فضیل ابن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین عادتوں سے دل میں خلیج آتی ہے۔

① زیادہ کھانا۔

② زیادہ باتیں کرنا۔

③ زیادہ سونا۔

۹۔ فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مغفرت اللہ کی رحمت سے ہوگی اور اللہ کی رحمت اعمال سے حاصل ہوگی۔

ان الذین آمنوا والذین ہاجروا و جاهدوا فی سبیل اللہ
اولئک یرجون واللہ غفور رحیم

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام نامی اسم گرامی ثوبان بن ابراہیم مہتمم ہے (۲۳۵ یا ۲۳۸ھ) میں وصال ہے
۱۔ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسا نہ ہو کہ تم اپنی عبادت پر بھروسہ کرنے لگو بلکہ
رحمت پر بھروسہ کرو اور اس طرح نجات پر یقین مت کرو بلکہ درود کے نجات کی اللہ پاک
سے امید رکھو۔

ان الذین آمنوا والذین ہاجروا و جاهدوا فی سبیل اللہ
اولئک یرجون واللہ غفور رحیم

۲۔ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک سے محبت کی علامات یہ ہیں۔

① مسلمانوں کی خدمت اور محبت۔

② کافروں سے بغض اور نفرت

③ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی اطاعت کرنا اور ممنوعات سے پرہیز۔

④ تعلق مع اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جو گل ہوا اس سے بچیں۔

۳۔ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صوفی وہ ہوتا ہے کہ اگر وہ بولے تو حقائق کھلتے
جائیں۔ اور اگر وہ چپ ہو جائے تو اس کا خاموش وجود بولے، اعضاء بولیں اور شبہات
دور ہو جائیں اور دل پر واردات شروع ہو جائیں۔

۴۔ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہے کہ اس میں عاجزی آئے تو وہ قدرت

کی نشانیوں پر غور کرے اور اپنے دل کو اللہ پاک کی عظمت اور بادشاہت سے آباد کرے
تو دل کا فقیر ہو جائے گا۔

۵۔ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سالک تنہائی پسند کرے اس سے اخلاص آئے گا پھر
جس قدر تنہائی ہوگی اس قدر اخلاص آئے گا۔

۶۔ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مخلوق سے محبت رکھے گا گویا اس نے فرعون
کے بستر پر جگہ بنالی۔

۷۔ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سچائی ایسی تلوار ہے کہ جھوٹ کو کاٹ دیتی ہے۔

۸۔ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو اپنے عمل کی خوبی دکھائے گا اسکی عیسیٰ براہین
بن جائیں گی۔

۹۔ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک سے انس و محبت کی ایک منزل یہ آتی ہے
کہ اس کو آگ میں ڈال دیا جائے تو اللہ کی محبت سے پیچھے نہیں ہٹتا۔

۱۰۔ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک سے انس و محبت سے فرحت اور نور آتا
ہے۔ لیکن مخلوق سے انس و محبت سے ظلمت اور غم آتا ہے۔

۱۱۔ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اللہ کے کچھ بندے خشیت الہی کی وجہ سے گناہ چھوڑ
دیتے ہیں۔ یہ لوگ اچھے ہیں کچھ بندے ایسے ہیں کہ عشق و محبت کی وجہ سے گناہ چھوڑ
دیتے ہیں۔ چنانچہ ان حالات میں اگر وہ فرما دے تم جو چاہو گناہ کرو میں تمہیں نہیں
پکڑوں گا۔ عشق و محبت کی دھن میں گناہ نہیں کرتے۔

۱۲۔ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اللہ کا خوف عمل کا نگران ہے اور اللہ کی محبت یہ عمل کی
امام ہے، ہر کمصیبت بالمحبت میں لذت ہے۔

۱۳۔ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اللہ سے مانگو تو فقیری کی زبان میں مانگو۔ مسکینی ظاہر
کرو، اپنی ضرورتیں ظاہر کرو، عاجزی ہے کسی ظاہر کرو، بار بار مانگو۔

۱۴۔ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ایک شخص فقیر میرا دوست تھا فوت ہو گیا۔ میں نے
اُس کو خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا کیا برتاؤ ہوا، کہنے لگا، اللہ پاک نے فرمایا میں

نے تمہیں اس لیے بخش دیا کہ تمہیں میری مخلوق (یعنی اپنے بچے) کی پرورش کیلئے کہنے دیا داروں کے پاس بار بار جانا پڑتا تھا اور باتیں سننا پڑتی تھیں۔

۱۵۔ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اے مرید لوگو! جب علماء سے ملو تو جاہل بن کر بیٹھو، جب دنیا داروں کی مجلس میں بیٹھو تو ترک دنیا اور ترک عیش کی نیت کر کے بیٹھو، جب صاحب معرفت کے ساتھ بیٹھو تو زبان بند کر کے بیٹھو۔

الدین کلہ ادب کونو مع الصادقین۔

۱۶۔ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مرید صادق وہ ہوتا ہے جو ہر وقت ایک حالت میں نہیں رہتا ہر آنے والا وقت ترقی کا وقت ہوتا ہے، بشرطیکہ ہر حالت میں اللہ کی طرف متوجہ رہے

وللاخرة خیر لك من الاولى

شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک جب کسی سے محبت کرنا چاہتے ہیں انہیں بیداری اور سونے کا نظم و ضبط عطا کرتے ہیں تو وہ لوگ بیداری اور نیند میں ہی اللہ کی رضا تلاش کرتے ہیں۔

۲۔ اللہ والے موت کو اس لیے ناپسند کرتے ہیں کہ اس کی وجہ سے ذکر الہی رک جاتا ہے۔

۳۔ شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب دنیا سے خالی ہاتھ ہو اور وہ شخص دنیا کے چھوڑنے کی بات کرے تو یہ اس کے نفس کا دھوکہ ہے۔ اگر دنیا اس کے ہاتھ میں موجود ہو اور وہ شخص اس کے چھوڑنے کی ہمت کرے تو یہ اصل اور ٹھیک بات ہے یوں ہی ہونا چاہیے۔

۴۔ شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دنیا ایک کچرا خانہ ہے کتا اس سے اپنی ضرورت کے مطابق لے کر واپس ہو جاتا ہے لیکن دنیا سے محبت کرنے والا چنار ہوتا ہے، اسے چھوڑتا ہی نہیں۔

۵۔ شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جس کے دل میں یہ خیال آئے کہ میری عبادت کی وجہ سے لوگ مجھے پہچانیں تو اس نے عبادت میں شرک کیا کہ اُس کا معبود لوگ ہیں اور جو خیال

کرے کہ میری عبادت سے مجھے صرف اللہ ملے اس کا معبود ہی محبوب ہے۔

۶۔ شیخ احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں جب قرآن پڑھتا ہوں تو اللہ پاک سے راز و نیاز کی ہی باتیں کرتا ہوں تو میری عقل حیرت میں اور میرا دل لذت میں مست ہو جاتا ہے، نیند ختم ہو جاتی ہے تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے بیماری کا فور ہو جاتی ہے۔

۷۔ شیخ احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو اپنے دین میں بہتری دکھا رہا ہو اس نے نفس کو نہیں پہچانا اور وہ تکبر میں مبتلا ہے۔

۸۔ شیخ احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اللہ سے محبت کا دعویٰ کون کر سکتا ہے محبت کی ابتداء اللہ کی طرف سے ہوتی ہے پھر بندے کو پیغام محبت ملتا ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ انکی والہانہ عبادت کرتا ہے اور اس کے ذکر کو پیارا جانتا ہے کیونکہ محبوب کی یاد اور محبوب کی صحبت ہی محبت کی علامتیں ہیں اور ان کے دوستوں کی محبت میں رہتا ہے۔

۹۔ شیخ احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو دنیا کو ٹھیک پہچان لے گا اس سے دور بھاگے گا جو آخرت کو ٹھیک پہچانے گا اس کا شوق رکھے گا جو اللہ کو پہچان لے گا وہ ہر وقت اسکی رضا چاہے گا۔

۱۰۔ شیخ احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وقت ضائع ہونے پر رو یا کرو، اللہ کی مخالفت کرنے پر رو یا کرو، دونوں بڑے نقصان والے معاملے ہیں۔

۱۱۔ شیخ احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کام سنت کے مطابق نہیں ہو گا وہ بے بنیاد ہو گا ایک دن مٹ جائے گا۔

۱۲۔ شیخ احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص مرید بھی ہو اور محبت بھی رکھتا ہو اگر دل میں دنیا آنے لگے تو اس کے دل سے یقین اور زہد کا نور نکل جائے گا۔

۱۳۔ شیخ احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو دل ذکر سے غافل ہو جائے گناہوں سے دل سخت ہو جائے گا تو وہ شخص شدید آزمائش میں ہوتا ہے، قابل رحم ہے۔

حضرت ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رہنے والے تھے شہنشاہوں کے گھرانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ محض اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنے کیلئے عیش و عشرت کو چھوڑا اور فقیری اختیار کی ان کے حالات و واقعات بہت عجیب ہیں

- ۱۔ حضرت اسحق نے عرض کیا۔ اے ابراہیم مجھے کچھ وصیت کریں، تو ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ کو ساتھی بنالو، غیروں کو پرے کر دو۔
- ۲۔ ابراہیم ابن ادھم نے طواف کے دوران ایک آدمی سے فرمایا، جب تک تم چھڑکاؤ میں دور نہیں کرو گے نیک لوگوں کے مرتبے تک نہیں پہنچو گے۔

① نعمتوں کو چھوڑ کر سختی برداشت کرو۔

② عزت کو چھوڑ کر ذلت برداشت کرو۔

③ آرام کو چھوڑ کر مجاہدہ برداشت کرو۔

④ سونا چھوڑ کر جامنا برداشت کرو۔

⑤ مالداری چھوڑ کر فقیری پسند کرو۔

⑥ ایسی امیدیں چھوڑ کر موت کی تیاری کرو۔

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابو نصر ہے۔ مرو کے قریب کردہستی کے یا ماہر سام کے رہنے والے تھے پھر بغداد میں قیام پذیر ہوئے اور بغداد اہل میں (۷۲۷ھ) میں وصال فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ فضیل بن عیاض کے مرید تھے

- ۱۔ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اسحق کو دیکھنے سے دل میں جان آتی ہے، اور بخیل کو دیکھنے سے دل میں سختی آتی ہے۔
- ۲۔ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بناوٹ کو چھوڑ دو بناوٹی اعمال سے جرائم کی عادت بن جاتی ہے۔

تمہارا مرتبہ نہ رہے تاہم جو کچھ وہ دیں وہ فقیروں میں بانٹ دو اور خود تو کل پر گزارہ کر لو تمہیں غیب سے روزی ملے گی۔ و معاذہ کثیرۃ یا اخذ و نہا (میں دینے والا تم لینے والے)۔

۱۲۔ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فقیر تین طرح کے ہوتے ہیں۔

① کسی سے سوال نہیں کرتے اگر کوئی دے تو نہیں لیتے ان کو روحانی کہا جاتا ہے یہ جب بھی اللہ سے مانگتے ہیں اور جو کچھ مانگتے ہیں اللہ انہیں عطا کر دیتے ہیں اگر یہ اللہ کو قسم دیں تو اللہ انہیں پوری کر دیتا ہے۔

② وہ خود سوال نہیں کرتے اگر کوئی دے تو قبول کر لیتے ہیں ان کو صوفی کہا جاتا ہے۔ بارگاہ الہی سے ان کے لیے دسترخواں لگائے جاتے ہیں یعنی فیض پانے والے ان کے پاس بہت آتے ہیں۔

③ جو صبر پر قائم رہے صبر میں وقت گزارتے جائیں جب ضرورت پڑتی ہے تو اللہ کے بندوں کے پاس چلے جاتے ہیں۔ بظاہر بندوں سے دل میں اللہ سے مانگ رہے ہوتے ہیں بس اس سوال کا کفارہ یہ بات ہوتی ہے کہ وہ سوال میں سچے ہوں۔

حضرت سری سقٹی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ہنید رحمۃ اللہ علیہ کے خالو اور استاذ تھے حضرت معروف کرمی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے نسبت تو حیدان پر غالب تھی دقائقی اور حقائق کو سہل زبان میں بیان فرماتے تھے بغداد کے رہنے والے تھے (۲۵۱ھ) میں وفات پائی

۱۔ حضرت سری سقٹی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جنت میں جانے کا ایک آسان راستہ میں جانتا ہوں، پوچھا وہ کونسا ہے فرمایا نہ تو کسی سے کچھ مانگو نہ ہی دینے والے سے کچھ لیا کرو نہ ہی تمہارے پاس ایسی کچھ چیز ہو کہ جس سے کسی کو کچھ دے سکوں۔

۲۔ حضرت سری سقٹی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہو کہ اس کا دین سلامت رہے اور اس کے دل بدن کو آرام ملے اور اس کا غم کم ہوتا جائے تو اس کو لوگوں سے الگ ہو جانا چاہیے کیونکہ یہ زمانہ علیحدگی کا ہے اور تنہائی کا ہے۔

۳۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پانچ چیزوں کے بغیر باقی سب چیزیں دنیا میں فضول ہیں۔

① ایسی روئی جو شدت بھوک میں کافی ہو۔

② وہ پانی جو شدت پیاس میں کافی ہو۔

③ اور اتنا کپڑا کہ بدن ڈھانپ لے۔

④ اور اتنی جگہ جو رہائش گاہ بن سکے۔

⑤ وہ علم جس سے اللہ اور اس کے رسول کو راضی رکھے۔

۴۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ پاک سے عرض کیا اے اللہ اگر تو مجھے عذاب دینا چاہتا ہے تو اپنے پروے کی ذلت کا عذاب نہ دے۔ (ان فی ذالک لآیات لا ولی الا للہ)

۵۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے عقل کے بارے میں پوچھا گیا کہ عقل کیا ہے؟ تو فرمایا کہ جو اللہ پاک کے کسی حکم یا نئی پر دلیل قائم کرے اس کو عقل کہتے ہیں۔ (والذین اوتوا العلم درجات)

۶۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں چار ایسے کام ہیں جو بندے کو بلند مقام پر لے جاتے ہیں۔

① علم ہو،

② امانت دار ہو،

③ پاک دامن ہو۔

۷۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص نعمت کی قدر نہیں کرتا اللہ پاک اس سے نعمت چھین لیتے ہیں کہ اسے پتہ بھی نہیں چلتا۔ (فکفرت بانعم اللہ فاذا قهض اللہ لباس الجوع والخوف) (القرآن)

۸۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عمل سنت کے مطابق ہونو بہتر بھی ہے اور بے بہا بھی ہے اور بدعت والا کام ناقص بھی ہے اور بے انجام بھی۔ فرماتے تھے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ تقویٰ اور سنت کے ہمراہ کوئی کام قلیل ہو جائے۔

- ۹۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عقل کی بات ادب کے ذریعے ہو تو وہ قابل قبول ہوتی ہے ورنہ نری عقل مسترد ہو جاتی ہے۔
- ۱۰۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کا رعب اپنی مخلوق کے دل میں ڈال دیتے ہیں۔ (سألقى في قلوب الذين كفروا الرعب) (پارہ ۴)
- ۱۱۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تمہاری زبان سے تمہارے دل کی حالت کا پتہ چلتا ہے، تمہاری آنکھوں سے رخساروں سے ہونٹوں سے دل کی حالت ظاہر ہو جاتی ہے، جو کچھ دلوں میں چھپا ہوتا ہے، چہرے سے معلوم ہو جاتا ہے۔
- ۱۲۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر تمہیں یہ غم ہو کہ تمہارا مال گھٹ گیا ہے تو اپنی عمر کے گھٹ جانے پر رویا کرو۔ کہ تمہارا اصل سرمایہ یہ عمر ہے۔
- ۱۳۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ پاک کی معرفت کی علامت یہ ہے کہ اللہ پاک کے حقوق پورے کرو۔ اور اپنی بھائے مخلوق کی خدمت کو اولیت دو۔
- ۱۴۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس قدر سچائی کم ہوگی اس قدر وہاں گھٹیا درجے کے لوگ زیادہ ہوں گے۔
- ۱۵۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اچھے آدمی کی تین علامتیں ہیں۔
- الف۔ کسی کو تکلیف نہ دے۔
- ب۔ کسی سے کینہ نہ رکھے۔
- ج۔ کسی سے نیکی کر کے بدلہ نہ مانگے۔
- ۱۶۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ پاک سے آہستہ آہستہ دور ہونے کی علامت یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنے نفس کے عیب دیکھنے سے اندھا ہو جاتا ہے۔
- ۱۷۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، بہترین روزی وہ ہے جو پانچ چیزوں سے محفوظ ہو۔
- ۱۔ کام کرتے وقت گناہوں سے محفوظ ہو۔
- ب۔ کسی سے سوال کرتے وقت ذلت اور عاجزی سے محفوظ ہو۔
- ج۔ کاروبار میں کھوٹ سے محفوظ ہو۔

د۔ گناہوں کے آلات کے کاروبار سے محفوظ ہو۔

س۔ ظلم کا معاملہ کرنے سے محفوظ ہو۔

۱۳۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے نزدیک پانچ کام سب سے اچھے کام ہیں

ا۔ اپنے عیبوں کی اور اپنے نفس کی اصلاح کرنا۔

ب۔ عیوب جاننے والے خدا کی فرمانبرداری کرنا۔

ج۔ گناہ ہو جانے پر رونا۔

د۔ اپنے دل سے دوسروں کی میل دور کرنا۔

س۔ اور یہ بات کہ جسے تم چاہتے ہو اس میں سے ہر چیز کے پیچھے نہ پڑنا۔

۱۵۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ دل میں ان کے ساتھ اور شے اکٹھی نہیں ہو سکتی۔

ا۔ صرف اللہ کا ذکر رکھنا۔

ب۔ صرف اللہ سے امید لگانا۔

ج۔ صرف اللہ کے لیے محبت کرنا۔

د۔ صرف اللہ سے حیا کرنا۔

س۔ صرف اللہ سے انس و محبت رکھنا۔

۱۶۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، لوگوں میں سب سے زیادہ مضبوط وہ ہے جو اپنے غصے پر قابو رکھے۔

۱۷۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جو شخص لوگوں کو اپنے آپ میں وہ کچھ دکھاتا ہے، جو درحقیقت اس میں ہوتا نہیں، وہ اللہ کی نگاہوں سے گر جاتا ہے۔ (و اما من خاف

مقامہ ربہ و نہی النفس عن الهوی فان الجنة هي المأوی)

۱۸۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انسان کامل وہ ہے جو دین کو اپنی خواہشات پر مقدم رکھے اور جو اپنی نفسانی خواہشات کو دین پر غالب نہیں کرتا وہ کبھی بھی برباد نہیں ہوگا۔

۱۹۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ آپ کیسے ہیں، تو سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس کے دل میں محبت بھری ہو اور محبوب کی یاد میں سو بھی نہ سکے تو اسکی پریشانی کا علم کسے ہوگا۔

(فأما من ثقلت موازينه فهو في عيشة راضية)

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ

آپ ظاہری علوم اور اشارات صوفیہ کے علوم سے بہرہ ور تھے بغداد کے اکثر علماء کے استاذ تھے (۲۴۳ھ) میں آپ کا وصال ہوا

- ۱۔ چار مواقع ایسے ہیں جن میں دونوں چیزوں کا وزن کیا جائے گا۔ اور حساب لگایا جائے گا۔
 - ا۔ ایمان اور کفر کا حساب لگایا جائے گا۔
 - ب۔ سچ اور جھوٹ دونوں کا وزن کیا جائے گا۔
 - ج۔ توحید اور شرک کا وزن کیا جائے گا۔
 - د۔ خلوص اور ریاکاری کا وزن کیا جائے گا۔
- ۲۔ فرمایا جو شخص اپنے باطن کو درست کرنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے ظاہری اعمال میں خوبی عطا فرمادیتے ہیں۔
- ۳۔ اور فرمایا کہ بہترین لوگ وہ ہیں جن کی آخرت انہیں دنیا نہیں بھلاتی اور نہ ہی ان کی دنیا انہیں آخرت بھلاتی ہے۔

رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله (ہار ۲۱)

- ۴۔ فرمایا کہ جب کسی عمل پر استقامت حاصل نہ ہو وہ تین کام کرے۔
 - ا۔ مسلسل توبہ کرتا رہے اور استغفار کرتا رہے۔
 - ب۔ اور عمل جاری کرتا رہے تو ایک دن اس کو استقامت نصیب ہو جائے گی۔
 - ج۔ اور کسی اللہ والے سے رابطہ رکھے۔
- ۵۔ اور فرمایا دانا آدمی لازمی کام میں مصروف رہتا ہے اور وہ وقت ہے۔

- ۶۔ اور فرمایا کہ جو شخص اپنے باطن کو یاد الہی اور خلوص کے ساتھ درست کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ظاہری حالت ایسی کر دیتے ہیں کہ وہ مجاہدہ کرتا ہے اور سنت کے طریقے پر چلتا ہے۔
- ۷۔ اور فرمایا کہ جو کسی نعمت پر اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا تو گویا وہ زوال نعمت کے انتظار میں ہے۔

حضرت ابوعلی شفیق رحمہ اللہ

- آپ رحمہ اللہ شہر بلخ کے رہنے والے تھے بلخ، بخارا، خراسان کے مشہور شیخ تھے آپ رحمہ اللہ شیخ حاتم اہم رحمہ اللہ کے استاذ تھے اور حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے مرید تھے
- ۱۔ فرماتے ہیں دنیا اور اسکی آزمائشوں پر انہوس ہے کیونکہ اس کے حلال پر حساب ہوگا اس کے حرام پر عذاب ہوگا۔
- ۲۔ اور فرمایا ایک عقل مند شخص ان تین باتوں سے نکل نہیں پاتا۔
- ۱۔ اسے اپنے گزشتہ گناہوں سے خوف رہتا ہے۔
- ب۔ اسے یہ پتہ نہیں چل رہا ہوتا کہ لمحہ بہ لمحہ کیا مصیبت نازل ہوگی۔
- ج۔ اسے خوف رہتا ہے کہ آخرت میں اس سے کیا معاملہ ہوگا۔
- ۳۔ اور فرمایا کہ دنیا کی وجہ سے اپنے آپ کو ہلاک اور برباد نہ کرو، کیونکہ تمہاری روزی تمہارے سوا کسی اور کو نہیں دی جائے گی۔
- ۴۔ اور فرمایا ہر وقت تیاری رکھا کرو کیونکہ جب تمہیں موت آ رہی ہوگی تو پھر تیاری کا سوال نہ کرنا۔
- ۵۔ اور فرمایا کہ اللہ پاک کی طرف سے وعدہ پر تمہارا دل مطمئن ہو جائے تو یہ توکل ہے۔
- ۶۔ اور فرمایا کہ پرہیزگاری کا پتہ تین چیزوں سے ہوتا ہے۔
- ① لین دین سے ② گفتگو سے ③ مراہ سفر کرنے سے
- ۷۔ اور فرمایا کہ آدمی کو کیسے پتہ چلے کہ اسکو حلال رزق مل رہا ہے۔ پھر خود فرمایا کہ وہ لیتے وقت ڈر رہا ہوگا اگر اس نے نہ لیا تو منہ پر ہوگا۔
- ۸۔ اور فرمایا کہ میں نے 20 سال تک قرآن میں غور و فکر کیا۔ میرے سامنے دنیا اور آخرت

- اگ الگ دکھائی دیے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر غور کرو۔ وما اوتیتہ من شیء فمیتاع الحیوة الدنیا و زینتہا وما عند اللہ خیر و ابقى (القرآن)
- ۹۔ زائد وہ شخص ہے جو اپنے کام کے ذریعے زہد برقرار رکھتا ہے۔ جو زبان کے ذریعے زہد ظاہر کرے وہ ریاکار ہے، زائد نہیں۔
- ۱۰۔ اور فرمایا اپنے آپ کو پرکھو اگر تمہیں دینے والا پسند ہے۔ تو تمہیں دنیا سے محبت ہے اور اگر تمہیں وہ اچھا لگتا ہے جسے خود تم کچھ دے رہے ہو تو تمہیں آخرت سے محبت ہوگی۔
- ۱۱۔ اور فرماتے ہیں کہ غنی لوگوں سے بچ کر رہا کرو جب تم ان سے ملنے رہو گے تو ان سے تمہارا دل لگ جائے گا تو تمہارے دل کی کیفیت یہ ہو جائے گی جیسے تم نے اللہ کو چھوڑ دیا ہو اور ان کو پروردگار بنالیا ہو۔
- ۱۲۔ ابوعلی شفیق رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا یہ کیسے پتہ چلے کہ انسان اپنے رب پر بھروسہ رکھتا ہے جواب میں فرمایا کوئی چیز کھو جائے تو اسے غم نہ ہو اور کوئی شے ملنے والی ہو رک جائے نہ ملے تو اس نہ ملنے کو غم نہ سمجھے۔
- ۱۳۔ ابوعلی شفیق رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا یہ کیسے پتہ چلتا ہے کہ آدمی نے فقیر ہونا پسند کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو اپنے غم نہ ہونے کا خوف رہے۔
- ۱۴۔ آپ سے سوال کیا کہ نفس مطمئنہ کی علامت کیا ہے جواب میں فرمایا آدمی ہر حالت کو اللہ کی طرف سے احسان جانے کیونکہ تمہیں دوسرے کی روزی دے گا نہیں اور تمہاری روزی لکھی کو گھٹائے گا نہیں۔
- ۱۵۔ اور فرمایا تو بکا مفہوم یوں سمجھو کہ تم نے گناہ کر کے جرأت دکھائی اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں توبہ کے لیے بلا کر بردباری دکھائی۔
- ۱۶۔ اور فرمایا مجھے مہمان سے بڑھ کر کوئی چیز پسند نہیں، کیونکہ انکی روزی اور سب فہم داری اللہ نے لی ہے اور مفت میں مجھے عزت اور ثواب ملتا ہے۔
- ۱۷۔ اور فرمایا دنیا کی محبت دل سے نکال دو پھر آخرت کی محبت آئے گی ایک برتن میں پیشاب اور دودھ جمع نہیں ہو سکتے۔ میرے پیرو مرشد، مرشد عالم فرماتے تھے دل ایک ہے ایک

کے لیے ہے اس میں اللہ ہوگا یا غیر اللہ ہوگا۔

۱۸۔ اور فرمایا موت کے بعد عبادت گزار زندہ ہوتے ہیں اور گناہ گار اپنی زندگی میں بھی مردہ ہوتے ہیں۔

حضرت ابو یزید بسطامی رحمہ اللہ

آپ کا نام طیفور بن یحییٰ ہے آپ کے دادا سروشان مجوسی تھے بعد میں مسلمان ہوئے آپ تین بھائی تھے، آدم، طیفور، علی یہ سب عبادت گزار دنیا سے بے تعلق اور صاحب حال تھے آپ کا وصال (۲۶۱ھ) میں ہوا

۱۔ حضرت بسطامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک رات میں اپنی محراب میں بیٹھا تھا۔ پاؤں پھیلا یا تو ہاتھ غیبی نے آواز دی بادشاہوں کی محفلوں میں بیٹھنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمہایت ادب سے پیشیں۔

۲۔ فرمایا عارف وہ ہے کہ وہ اللہ کو موجود دیکھے۔

۳۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے دلوں کو دیکھتا ہے جو محض معرفت کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے انہیں عبادت میں لگا دیے ہیں۔

۴۔ اور فرمایا کہ نفسانی خواہشات کے ہوتے ہوئے کوئی شخص اپنے نفس کی پہچان نہیں کر سکتا۔

۵۔ اہل ہمت کا ایمان اہل احسان کے ایمان کے مقابلے میں زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔

۶۔ اور فرمایا کہ اے اللہ تمہارے ساتھ ہو کر میری یہ خوشی تجھ سے ڈرتے ہوئے ہے۔ ایسے میں میری خوشی کیسے ہوگی جو تجھ سے غافل ہو کر ہوگی۔

۷۔ اور فرمایا کہ میں نے اللہ کو، اللہ ہی کے ذریعے پہچانا اور اس کے سوا باقی چیزوں کو نور الہی سے جاتا۔

۸۔ آپ سے سوال ہوا عارف کی کیا پہچان ہے۔ فرمایا اللہ کے سوا کسی اور سے وہ انس و محبت نہیں رکھتا ہاں اگر دوسروں سے محبت رکھتا ہے تو اسی اللہ کے لئے رکھتا ہے۔

۹۔ اور فرمایا اللہ پاک نے اپنے بندوں کو حکم بھی دیا اور روک بھی دیا، لیکن میں تو اللہ سے اللہ ہی کو چاہتا ہوں۔

۱۰۔ ارشاد فرمایا ابتدائی دور میں مجھے چار مرتبہ غلط فہمی ہوئی۔ میرے ذہن میں آیا۔

۱۔ میں اللہ کا ذکر کرتا ہوں

ب۔ میں اس کی معرفت رکھتا ہوں

ج۔ میں اس سے محبت رکھتا ہوں

د۔ میں اسے چاہتا ہوں۔

لیکن جب انتہا تک پہنچا تو پتہ چلا میری یاد سے اس کا مجھے یاد رکھنا بڑھ کر ہے اس کی معرفت میری معرفت سے زیادہ ہے۔ میری محبت سے میرے ساتھ اس کی محبت پہلے سے ہے۔ میری چاہت سے پہلے ہی اس نے مجھے چاہا تھا۔

۱۱۔ حضرت ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ رات کو مسجد میں رو رہے تھے اور اللہ پاک سے عرض کر رہے تھے اے اللہ اس مخلوق کو تو نے ان کے انجانے میں پیدا کر دیا اور ارادہ نہ ہونے کے باوجود تو نے امانت خلافت ان کے سپرد کر دی (کہ دنیا کو سنبھالیں) اب اگر تو ہی ان کی مدد نہیں فرمائیگا تو کون فرمائے گا۔

۱۲۔ حضرت ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ سے سنت اور فرض کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سنت دنیا کو چھوڑ دینے کا نام ہے اور فرض اللہ سے ملنے کا نام ہے جس نے سنت اور فرض سیکھ لیے وہ کامل ہو گیا۔

حضرت عبدالرحمن ابن احمد بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ غسی کہلاتے تھے آپ دمشق کے ایک شہر داریا کے رہنے والے تھے آپ کی وفات (۲۱۵ھ) میں ہوئی یہ بزرگ ابوسلیمان دارانی کے نام سے مشہور ہیں۔

۱۔ ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب امید خوف پر غالب آجاتی ہے تو صوفی کے حالات خراب ہو جاتے ہیں۔

۲۔ ابوسلیمان دارانی نے فرمایا جب دنیا کسی کے دل میں گھر کر لیتی ہے تو آخرت وہاں سے نکل جاتی ہے۔

۳۔ دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل جب بھوکا پیاسا ہوتا ہے تو صاف اور نرم ہو جاتا ہے لیکن

جب سیر اور بھرا ہوتا ہے تو اندھا ہو جاتا ہے۔

۴۔ حضرت دارانی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی سالک نے کہا میں نے تمہائی میں نماز پڑھی ہے تو مجھے لذت حاصل ہوئی ہے فرمایا کس وجہ سے لذت پائی۔

میں نے کہا کہ کسی آدمی نے مجھے دیکھا نہیں آپ نے فرمایا ارے تم کمزور ہو کیونکہ تیرے دل میں غیر کا خیال گزرا ہے۔

۵۔ حضرت دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہل و عیال یقین کو کمزور کر دیتے ہیں کیونکہ جب تک اکیلا ہوتا ہے۔ بھوک میں خوش رہتا ہے لیکن جب اہل و عیال بھوکے ہوں گے تو روزی تلاش کرے گا تو یقین کمزور ہو جائے گا۔

۶۔ حضرت دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ اور اس کے بندے کے درمیان اہم معاملہ یہ ہے کہ وہ اس کا حساب لیتا ہے۔

۷۔ حضرت دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ صوفی کے نزدیک باریک قسم کے معاریض میں یہ فرمان بھی ہے لا للہ الدین الخالص سنودین خالص صرف اللہ کے لیے ہے۔ اللہ کا یہ فرمان نرم طریقے کی تقریض ہے۔

۸۔ حضرت دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہر چیز کا زیور ہوتا ہے سچائی کا زیور عاجزی ہے۔

۹۔ حضرت دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہر شے کی کوئی پہچان ہوتی ہے جبکہ کسی کے ذلیل ہونے کا پتہ اس کے نہ رونے سے چلتا ہے۔

۱۰۔ حضرت دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو اللہ کی واضح نصیحت دیکھنا چاہتا ہے تو اسے دن رات کا تبدیل ہوتے رہنا دیکھنا چاہیے۔

۱۱۔ ہمت کے ساتھ کام کر کے خوش رہنا اپنے آپ کو سکھاؤ۔ معرفت کے گروں (رازدوں) کو پالنے کا یا اچھا ذریعہ ہے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تصوف نام ہی ہمت کا ہے۔

۱۲۔ حضرت دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہر شے کا کوئی رنگ ہوتا ہے۔ اور دل کے نور کا رنگ پیٹ بھر کر کھانا ہے۔

۱۳۔ اور فرماتے ہیں ہر شے کے لیے ایک تصدیق ہوتی ہے یقین کی تصدیق خوف ہے۔

۱۳۔ حضرت دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر کسی جماعت میں ایک آدمی خوفِ خدا یا محبتِ الہی سے روئے اللہ سب پر رحم فرماتا ہے۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ تھے حضرت داؤد طائی کے شاگرد تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ پرہیزگار اور باہمت تھے عظیم مشارع میں تھے آپ کی مرقد مبارک بغداد میں ہے، وقت کے علماء کہتے تھے آپ کی قبر شریف کی زیارت ہر بیماری کیلئے تجربہ شدہ تریاق ہے

۱۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ پاک جب کسی بندے کے متعلق بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو عمل کی توفیق عطا فر دیتے ہیں دنیاوی جھگڑوں سے دور رکھتے ہیں اور جب کسی کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو جھگڑوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اور اس کے لئے عمل کا دروازہ بند کر دیتے ہیں۔

۲۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے درخواست کی کہ مجھے وصیت فرمائیں تو فرمایا اللہ پر بھروسہ رکھو اسی کو غم خوار سمجھو، اسی سے اپنی ہر شکایت کرو کیونکہ دوسرے لوگ نہ تو تمہارا فائدہ کر سکتے ہیں نہ ہی نقصان۔

۳۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے نہر کے قریب پیشاب کیا اور پھر تیمم کر لیا آپ سے عرض کیا گیا پانی تو قریب ہے تیمم کیسے کیا جواب میں فرمایا۔ شاید میں وہاں تک نہ پہنچ سکوں پہلے مر جاؤں۔

۴۔ حضرت کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آنکھیں بند رکھا کرو اگرچہ سامنے بکری ہو۔ گائے ہو۔ دینی ہو۔

۵۔ کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ سخاوت یہ ہے تنگی کے وقت ضرورت کے وقت ضرورت کی چیزیں دوسروں کو دے دے۔

۶۔ حضرت کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بندے پر اللہ کی ناراضگی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اسے دیکھو تو وہ فضول کاموں میں لگا ہوا ہو۔ اس کا دل ہی ایسا ہو گیا ہو۔

۷۔ حضرت کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کسی عمل کے بغیر جنت کی خواہش رکھنا گناہوں میں سے

- ایک گناہ ہے۔ کسی سبب کے بغیر شفاعت کا انتظار کرنا ایک قسم کا تکبر ہوتا ہے۔ اور بے فریانی کے باوجود رحمت کی امید رکھنا جہالت اور نری بے وقوفی ہے۔
- ۹۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جوں مردوں کی تین علامتیں ہیں۔
- ۱۔ اختلاف کی محوالت کے باوجود وفاداری میں فرق نہ آنے دے۔
- ب۔ کچھ لیے بغیر تعریف دینا نہ کرے۔

ج۔ بن مانگے دے دے۔

- ۱۰۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ اپنے نفس کو ڈانٹتے ہوئے کہتے تھے اے مسکین تم کب تک روتے رہو گے خلوص سے کام کرو اس کا نتیجہ اچھا ہوگا۔
- ۱۱۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا اولیاء کی علامت کیا ہوتی ہے، فرمایا تین ہوتی ہیں۔

۱۔ ان کا غم اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہے۔

ب۔ وہ اسی میں مصروف رہتے ہیں۔

ج۔ اور بھاگ کر اسی کی طرف جاتے ہیں۔

- ۱۲۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پاکیزہ لوگوں کے دل تقویٰ کی وجہ سے کھلے ہوتے ہیں اور صحت مند ہوتے ہیں۔

- ۱۳۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ پاک جب کسی کی بہتری کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے عمل کی توفیق عطا فرماتے ہیں، سستی اور غفلت کا دروازہ بند کر دیتے ہیں۔

حضرت حاتمِ اصم رحمۃ اللہ علیہ

- آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام نامی اسم گرامی یوسف تھا آپ خراسان کے عظیم مشائخ میں سے تھے ان کا قیام رحمۃ اللہ علیہ میں تھا شفیق بن ابراہیم سے صحبت ہوئی اور یہ حضرت احمد بن حنبلہ سے استاذ تھے آپ کا ایک بی بیٹا تھا جس کا نام شہنام تھا آپ کا وصال (۲۳۷ھ) میں ہوا
- ۱۔ حضرت حاتمِ اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو ہمارے مذہب (تصوف) میں آنا چاہے وہ اپنے دل میں چار موٹی سمالے۔

- ۱۔ سفید موت، ب۔ سیاہ موت، ج۔ سرخ موت، د۔ سبز موت
- سفید موت بھوک کو کہتے ہیں۔ سیاہ موت لوگوں کو تکلیف دینے سے رکنا۔ سرخ موت نفس کی مخالفت کرنا۔ سبز موت کپڑوں کے ٹکڑوں پر گزارہ کرنا۔
- ۲۔ حضرت حاتم امم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پانچ چیزوں میں جلدی کرنا رحمانی کام ہے اس کے علاوہ جلد بازی کرنا شیطانی کام ہے۔
 - ۱۔ مہمانوں کو کھانا جلدی کھلانا۔
 - ب۔ میت کا کفن دفن جلدی کرنا۔
 - ج۔ عورت کا جوان ہونے پر جلدی شادی کرنا۔
 - د۔ قرضہ ہو تو جلدی ادا کرنا۔
 - س۔ گناہ ہو جائے تو توبہ جلدی کرنا۔
- ۳۔ حضرت حاتم امم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں الدین النصیحة کا مفہوم یہ ہے کہ جب کسی انسان کو نیکی کرتے دیکھو تو اسے اس کے لیے مزید اجمارہ اور گناہ میں دیکھو تو اس پر نرم کھاؤ، اس کو بچانے کی کوشش کرو۔
- ۴۔ حضرت حاتم امم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایسے شخص سے تعجب کرتا ہوں جو کہتا ہے میں ہر کام رضائے الہی کے لیے کرتا ہوں۔ پھر دیکھتا ہوں تو اللہ پر ناراض ہو رہا ہوتا ہے تو کیا جو شخص خود اللہ پر ناراض ہو اللہ اس پر راضی کیسے ہوں گے۔
- ۵۔ حضرت حاتم امم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو بھلائی کی تاکید کرتے رہو تو تمہیں خود بھلائی کی توفیق ضرور مل جائے گی۔ اس طرح برائی سے روکتے رہو برائی سے رکنے کی توفیق مل جائے گی۔
- ۶۔ حضرت حاتم امم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جہاد کی تین قسمیں ہیں۔
 - ۱۔ باطنی جہاد، جو شیطان کے ساتھ کیا جاتا ہے اسے شکست دینے تک جاری رہتا ہے۔
 - ب۔ جہاد ظاہری، جس کی طاقت سے فرائض و واجبات سنن و مستحبات کے مطابق ادا کرنے

ہوتے ہیں۔

ج۔ جہاد باعداء دین جو اسلام کے غلبہ تک جاری رہتا ہے۔

۷۔ حضرت حاتم اہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خواہشات کی تین قسمیں ہیں۔

ا۔ کھانے کی خواہش

ب۔ کلام کی خواہش

ج۔ دیکھنے کی خواہش

کھاتے وقت حلال پر بھروسہ رکھو بولتے وقت زبان سے سچائی نکالو اور دیکھتے وقت عبرت حاصل کرو۔

۸۔ حضرت حاتم اہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہر روز شیطان مجھ سے یہ بات کہتا ہے تم کیا کھاؤ گے

میں میا کروں۔ تم کیا پہنو گے میں حاضر کروں تم کہاں رہو گے میں آپ کو وہاں رکھوں،

میں اسے کہتا ہوں میں موت کھاتا ہوں کفن پہنتا ہوں اور قبر میں رہتا ہوں۔ ان

تجربوں کا کیا ثمرہ مانتھوں عنہ نکفر عنکم سیئاتکم (پارہ ۵)

۹۔ حضرت حاتم اہم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا آپ کی کوئی خواہش ہو تو حکم فرمادیں، فرمایا کہ

میں صبح سے شام تک عافیت اور سکون چاہتا ہوں، میں نے عرض کیا وہ کیسے حاصل ہوگی،

فرمایا کہ میں صبح سے شام تک اللہ پاک کی نافرمانی نہ کروں۔

۱۰۔ حضرت حاتم اہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں چار شخص شرمسار ہوتے ہیں۔

ا۔ وقت ضائع کرنے والا

ب۔ ماں باپ سے الگ ہو جانے والا

ج۔ دوست دشمن کی پہچان نہ کرنے والا

د۔ گناہوں پر جری ہو جانے والا

۱۱۔ حضرت حاتم اہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنے آقا کی خدمت میں گئے رہو یہ دنیا کا مال

تمہارے پاس کھلم کھلا آئے گا، اور جنت تم پر عاشق ہوگی۔ اور آقا کی خدمت کا مطلب یہ

ہے آقا والوں کی خدمت میں گئے رہو تو یقین کر لو تم آقا کی خدمت میں ہو ان اللہ مع

الذین اتقوا والذین هم محسنون۔

۱۲۔ حضرت حاتم اہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب بھی کوئی کام کرو تو یقین رکھو کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے بات کرو تو یاد رکھو کہ اللہ تمہاری بات سن رہا ہے۔ اور جب کہیں ٹھہر جاؤ تو یاد رکھو کہ اللہ تمہیں جانتا ہے۔

قائدہ:- میرے پیرو مرشد، مرشد عالم فرماتے تھے ہر وقت یہ یقین رکھو کہ اللہ میرے ساتھ ہیں

واللہ معکم ابن ماکنتم۔ پھر دیکھو دشمن کے

دلوں میں رعب اور مخلوق کے دلوں میں محبت کیسی آتی ہے۔ ہر وقت اپنے آپ کو جانشین رسول اللہ ﷺ سمجھو پھر دیکھو، اللہ پاک کی نصرت اور حفاظت کیسے آتی ہے اور فرمایا کہ ہر وقت رجوع الی اللہ اور اتابت الی اللہ رکھو پھر دیکھو دنیا کی طاقتیں تمہارے قدموں میں کیسے گر جاتی ہیں۔

۱۳۔ حضرت حاتم اہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل پانچ طرح کے ہوتے ہیں،

۱۔ مردہ دل ب۔ بیمار دل

ج۔ غافل دل د۔ اور صحیح سالم دل۔

۱۴۔ حضرت حاتم اہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تین شخص جھوٹے ہوتے ہیں

۱۔ جو اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے پھر حرام کی طرف بھی نظر رکھے

ب۔ جنت کی محبت کا دعویٰ کرے اور راہ خدا میں مال نہ خرچ کرے وہ جھوٹا ہے۔

ج۔ حضور اقدس ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرے لیکن کام سنت کے خلاف کرے۔

ابوالحواری حضرت ابوالحسن احمد رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ دمشق کے رہنے والے تھے آپ کا والد ابوالحواری اور آپ کے بیٹے عبداللہ بڑے زاہد، متقی، پرہیزگار تھے چنانچہ یہ پورا گھرانہ علم و روحانیت کے آفتاب و ماہتاب تھا ان کی وفات (۲۳۰ھ) میں ہوئی

۱۔ ابوالحواری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بہتر و نادر ہے جو اپنے ضائع ہونے والے وقت پر روئے یا اس وقت پر روئے جس میں وہ اللہ کے حکموں کی مخالفت کرتا رہا۔

۲۔ ابوالخواری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص سنت کے خلاف کام کرتا ہے وہ کام بے کار ہو جائے گا۔

۳۔ ابوالخواری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو آدمی اس دنیا کو پہچان لیتا ہے وہ اس میں زندہ کرتا ہے جو آخرت کو پہچان لیتا ہے وہ اس کا شوق رکھتا ہے۔ جو اللہ کو پہچان لیتا ہے وہ اس کی رضا چاہتا ہے۔

۴۔ ابوالخواری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ سے محبت کی نشانی یہ ہے کہ اس کی عبادت سے پیار کرے، اس کے نام کے ذکر سے پیار کرے۔ بندے میں ہمت نہیں کہ اللہ سے محبت کرے، محبت کی ابتدا اللہ کی طرف سے ہوتی ہے پھر اس وقت کیفیت یہ ہوتی ہے کہ اپنے بندے کو پیاریوں میں گھیر لیتا ہے اور اپنے رجوع کی لذت عطا کرتا ہے۔

۵۔ ابوالخواری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ کی طرف سے بندے کی سب سے شدید آزمائش یہ ہوتی ہے کہ وہ اسے دین سے غافل کر دے اور اس کا دل سخت کر دے۔

۶۔ ابوالخواری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ پاک کسی سے محبت کرنا چاہتا ہے تو اس کو سونے اور بیدار ہونے کا سلیقہ (نظم و ضبط) عطا فرما دیتے ہیں تو یہ لوگ بیداری اور نیند میں بھی اللہ پاک کی رضا تلاش کرتے ہیں۔

۷۔ ابوالخواری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمہارے ہاتھ میں دنیا نہ ہو اور تم ترک دنیا کی باتیں کرو یہ تمہارے نفس کا دھوکہ ہے۔ اور اگر تمہارے ہاتھ میں دنیا ہو اور تم ترک دنیا کی بات کر دو یہ اصل بات ہوگی اور یونہی ہونا چاہیے۔

حضرت ابو حامد احمد ابن خضرو یہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے بڑے مشائخ میں سے تھے آپ حضرت ابو تراب رحمۃ اللہ علیہ بخشی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے پھر ابو یزید بطنی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں، پھر ابو حفص نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کیلئے نیشاپور تشریف لے گئے آپ کا وصال (۵۲۳۰ھ) میں ہوا۔

۱۔ حضرت ابو حامد احمد ابن خضرو یہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اللہ کا ولی اپنی کوئی نشانی مقرر نہیں کرتا اور نہ ہی ایسا کوئی نام ہوتا ہے بلکہ اس کی نشانی صرف اتباع سنت ہوتی ہے۔

۲۔ حضرت ابو حامد ابن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، خُرکی آزادی عبودیت میں ہوتی ہے جب عبودیت مکمل آجاتی ہے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے۔

۳۔ حضرت ابو حامد ابن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، دین اور دنیا میں خُمد ہے۔ دونوں چیزوں کی آپس میں گزراں نہیں ہو سکتی ہاں دنیا ہی دین ہو جائے تو فوری طور پھیلتا ہے۔

ہم خدا خواہی وہم دنیاے دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں
چیت دنیا از خدا غافل بودن
نہ قماش و نقرہ فرزند وزن
دلی آں سہا شد کہ دنیا دار نہ باشد
اگر باشد برائے دلدار باشد

۴۔ حضرت ابو حامد ابن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ساری دنیا دانیما اللہ پاک کے نزدیک اس کی قیمت پھر کے پر کے برابر نہیں تو اگر میں اس سے کچھ دے دوں اور اس کا ثواب مانگوں تو کس قدر نامناسب ہے۔ باقی جو کچھ ملتا ہے وہ محض اللہ کا فضل ہے۔

۵۔ حضرت ابو حامد ابن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، مجبور اور غمزہ لوگوں کے لیے صبر و شہ ہے، تسلیم و رضا عارفوں کا گوشہ ہے۔

۶۔ حضرت ابو حامد ابن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو صبر پر صبر کرتا چلا جاتا ہے وہی صابر کہلاتا ہے وہ صابر نہیں ہوتا جو صبر کرے اور شکایت بھی کرتا جائے

۷۔ حضرت ابو حامد ابن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ کے راستے میں چل رہا تھا میرے پاؤں میں ری پھس گئی میں چلتا رہا کہیں نے دیکھا تو اس کو الگ کر دیا۔ جب بسطام پہنچا تو سب سے پہلے حضرت بایزید سے ملا تو فرمایا کہ جب راستے میں واقعہ پیش آیا تو تیرا شر کے ساتھ معاملہ رہا تو میں نے عرض کیا، میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس میں میرا کوئی دخل نہ ہو، آپ نے فرمایا اے فضول شخص اپنا کوئی ارادہ بھی تھا کہ ہم نے اس کو پسند کیا۔

۸۔ حضرت ابو حامد ابن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص فقیروں کی خدمت کرے، اُسے تین چیزیں عطا ہو جاتی ہیں۔

۱۔ تواضع ب۔ اچھا ادب ج۔ جان قربان کرنا۔

۹۔ حضرت ابو حامد ابن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، سیدھا راستہ واضح ہو چکا حق کھڑ چکا، بلانے والا بلارہا ہے۔ سننے والے سن رہے ہیں پھر بھی نہ آئیں تو ان کے اندھے اور بہرے ہونے پر کیوں حیران ہو۔

۱۰۔ حضرت ابو حامد ابن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معرفت کا حقیقی معنی یہ ہے کہ اس کے ساتھ دل سے محبت ہو، زبان پر اس کا ذکر ہو اس کے علاوہ دل ہر شے سے خالی ہو۔

۱۱۔ حضرت ابو حامد ابن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھا گیا فخر و الی اللہ، اللہ کی طرف دوڑو، تو آپ نے فرمایا بھائے کے لیے دنیا بہترین جگہ ہے

۱۲۔ حضرت ابو حامد ابن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں گویا دل برتن ہے۔ جب یاد حق سے بھر جاتا ہے تو اعضاء انسانی پر اس کا نور دکھائی دینے لگتا ہے اور جب یہ باطل چیزوں سے بھرتا ہے تو اعضاء انسانی پر زیادہ تاریکی چھا جاتی ہے۔

۱۳۔ حضرت ابو حامد ابن خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا کہ مجھے وصیت کریں تو آپ نے فرمایا کہ اپنے نفس کو مارو تا کہ دل میں زندگی پیدا ہو۔

۱۴۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے قریب وہی لوگ ہوتے ہیں جن کا خلق عام ہوتا ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی و اعظم رحمۃ اللہ علیہ

یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے نظریہ رجا، پرستش کو کی، اور بہترین گفتگو فرماتے تھے آپ کی وفات (۲۵۸ھ) میں ہوئی

۱۔ یحییٰ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص آقا کا خیال کیے بغیر روزی کی راہیں کھولتا ہے وہ مخلوق کے ہتھے چڑھ جاتا ہے۔

۲۔ یحییٰ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عبادت گویا کاروبار ہے جہاں میں رہنا اس کی دکانیں اور اس کا اصل سرمایہ سنت پر عمل کرنا ہے اس کا نفع جنت ہے۔

- ۳۔ یحییٰ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دنیا کام کرنے کی جگہ ہے اور آخرت ہولنا کیوں کا مقام ہے۔ انسان ہمیشہ کام اور ہولنا کیوں میں گھرا رہتا ہے اور آخر کار اسے یا جنت کا ٹھکانہ مل جاتا ہے یا اسے دوزخ میں بھیج دیا جاتا ہے۔
- ۴۔ یحییٰ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء میں تین عادتیں ہوتی ہیں ہر شے میں اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں ہر شے سے بے پروا ہوتے ہیں اور ہر معاملہ میں اسی کی طرف توجہ کرتے ہیں۔
- ۵۔ یحییٰ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ کے اولیاء اس کی نعمتوں کی قید میں ہوتے ہیں۔ صوفیا اس کے کرم میں گھرے ہوتے ہیں۔
- ۶۔ یحییٰ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندے کا کسی درجہ سے گر جانا اس کے دعویٰ کرنے کی بنا پر ہوتا ہے۔
- ۷۔ یحییٰ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اہل دل کا دنیا کی خواہش کرنا اہل صوا کے دنیا چھوڑ دینے سے بہتر ہوتا ہے۔
- ۸۔ یحییٰ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندہ جب تک دنیا کی آرزوؤں کے وعدے پر لگا رہتا ہے تب تک تھکاوٹ میں رہتا ہے۔
- ۹۔ یحییٰ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم جس قدر اللہ سے محبت کرو گے مخلوق بھی تم سے اتنی ہی محبت کرے گی۔ اور جس قدر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے اتنا ہی مخلوق تم سے ڈرا کرے گی اور جتنا تم اللہ کے ساتھ مصروف ہو کر رہو گے اتنی ہی مخلوق تمہارے معاملہ میں مصروف ہوگی۔
- ۱۰۔ یحییٰ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو اللہ کی خدمت سے خوش ہوتا ہے تو ہر شے اس کی خدمت سے خوش ہوتی ہے اور جس کی آنکھیں اللہ کی وجہ سے ٹھنڈی ہوتی ہیں ہر شے کی آنکھ اسے دیکھنے سے ٹھنڈی ہوتی ہے۔
- ۱۱۔ یحییٰ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زہد دراصل تین چیزیں ہیں۔
۱۔ قلیل سونا، ب۔ تنہا ہونا، ج۔ بھوکا رہنا
- ۱۲۔ یحییٰ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صبر کی حقیقتوں کا پتہ مصیبت نازل ہونے پر چلتا ہے اس

- طرح جب کبھی تقدیر سر پر آتی ہے تو رضائے الہی کی حیثیتوں کا پتہ چلتا ہے۔
- ۱۳۔ یحییٰ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو چیز آج بیماری لگتی ہے وہ کل بری لگے گی اور جو آج ناپسندیدہ ہے وہ کل اچھی لگے گی۔
- ۱۴۔ یحییٰ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تین قسم کے لوگوں کے ساتھ مل بیٹھنے سے گریز کرو
- ① ناقص علماء ② فریب دینے والے قاری اور ③ جاہل صوفی سے
- ۱۵۔ یحییٰ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص آنکھوں دیکھی چیز کا اعتبار نہیں کرتا وہ بصیرت سے کب سدھرے گا اور جو آنکھوں دیکھی چیز کا اعتبار کرتا ہے اسے بصیرت کی ضرورت ہی نہیں ہوتی، وہ خود اپنی اصلاح کرتا ہے۔
- ۱۶۔ یحییٰ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر وقت نفس کو بہتر عمل میں مصروف رکھو، کسی اور میں اس کی توجہ نہ ہو سکے۔

حضرت ابو حفص عمرو بن مسلم نیشاپوری رحمہ اللہ

- آپ کا نام عمرو بن مسلم تھا یا عمرو بن سلما تھا نیشاپور کے قریب مضافات میں رہتے تھے
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سعید بن اسماعیل رحمہم اللہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ نسبت رکھتے تھے آپ کا وصال (۲۶۷ یا ۲۷۰ھ) میں ہوا۔
- ۱۔ حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا گناہ گویا کفر کا پیغام ہوتا ہے جیسے موت کے لیے کوئی بیماری پیغام ہوتی ہے۔
- ۲۔ حضرت محمد ابن بحر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں فقر سے خوفزدہ رہتا تھا حالانکہ اس وقت میرے پاس مال بھی تھا۔ چنانچہ ایک دن حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں فقیر بنا دے تو کوئی بھی تمہیں مالدار نہیں بنا سکتا۔ یہ سنتے ہی میرے دل سے فقر کا خوف بالکل نکل گیا۔
- ۳۔ حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف میں لکھا ہے کہ حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ جب ناراض ہوتے تو حسن خلق کے بارے میں بات شروع کر دیتے چنانچہ آپ کی ناراضگی دور ہو جاتی۔

۴۔ حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو دیتا ہے اور لیتا ہے وہ مرد ہے اور جو دیتا ہے لیکن لیتا نہیں وہ آدھا مرد ہے اور جو نہ دیتا ہے نہ لیتا ہے تو وہ بے کار ہے۔ شیخ ابو عثمان نے اپنے شیخ کی کلام کا مطلب یہ بیان کیا کہ جو اللہ سے لے اور اللہ کے لیے دے دے وہ مرد ہے لیکن دین میں اس کی نظر اپنے نفس پر نہیں اور جو دیتا ہے لیتا نہیں اس کی نظر اپنے نفس پر ہے کہ نہ لینے میں میری فضیلت ہے اور جو نہ لیتا ہے نہ دیتا ہے دونوں طرح اس کی خواہش کا رفرما ہے وہ بندہ نفس ہے۔

۵۔ حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ عبدیت کیا ہے تو فرمایا اپنے حقوق چھوڑ دینا اور دوسروں کے حقوق ادا کرنا عبدیت ہے۔

۶۔ حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو ہر وقت یہ دیکھتا ہے کہ مجھ پر اللہ کا فضل ہے تو وہ امید رکھے کہ وہ ہلاک نہیں ہوگا۔

۷۔ حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ظاہری آداب کے حسن کی بنیاد باطنی آداب کا حسن ہوتا ہے کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی کا دل عاجزی کرے گا تو سارے اعضاء عاجزی کریں گے۔

۸۔ حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ بدعت کیا ہے جواب میں فرمایا کہ احکام میں زیادتی کرنا سنت کی ادائیگی میں سستی کرنا کسی کی ذاتی رائے پر چلنا۔

۹۔ حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایمان یہ ہوتا ہے کہ اپنے حصے کی بجائے پہلے بھائیوں کے حصے کا خیال رکھو، خواہ دنیا کا معاملہ ہو یا دین کا۔

حضرت ابوصالح حمدون بن احمد نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ نیشاپور کے رہائشی تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ مسلم بن حسن اور ابوتراب بخشی اور علی نصر آبادی رحمہم اللہ کی صحبت میں رہے آپ رحمۃ اللہ علیہ فقیہ عالم تھے حضرت امام ثوری رحمہ اللہ کے مذہب پر چلتے تھے اور آخرت تک اسی مذہب پر چلتے رہے، اور کسی ساتھی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ طریقہ نہیں اپنایا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات (۲۷۱ھ) میں ہوئی

۱۔ حضرت حمدون رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا پہلے لوگوں کی کلام میں تاثیر ہوتی تھی۔ اس کی

کیا وجہ ہے تو فرمایا وہ لوگ اسلام کو غالب دیکھنے کے لیے کلام کرتے تھے نفسوں کی نجات اور اللہ کی رضا کے لیے مخلوق کرتے تھے، جبکہ ہم اپنی عزت کیلئے اور طلب دنیا کے لیے اور مخلوق میں مقبول ہونے کے لیے کلام کرتے ہیں۔

۲۔ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بھائیوں میں دنیا کی محبت کی وجہ سے الفت افشا لی جاتی ہے۔

۳۔ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا میرے نزدیک جس نے اپنے نفس کو فرعون کے نفس سے بہتر خیال کیا، اس نے بھی تکبر کا اظہار کیا۔

۴۔ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کسی نفسے کرنے والے سے اتنی ہمدردی بھی نہ کرو کہ تم خود نشی بن جاؤ۔

۵۔ محمد ابن احمد نے اپنے شیخ حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت کریں تو انہوں نے فرمایا تم سے اگر ممکن ہو کہ دنیا کی کسی شے کی وجہ سے ناراضگی نہ ہو تو ایسا کرو۔

۶۔ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص اللہ سے کیے وعدے پورے نہیں کرتا تو وہ شریعت کے احکام اس سے بھی زیادہ ضائع کرتا ہوگا۔

۷۔ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا کہ مجھے وصیت کریں تو فرمایا کہ اگر کر سکتے ہو تو تم یہ کرو کہ اپنا ہر معاملہ اللہ کے سپرد کر دو۔

۸۔ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کسی مومن کا کاروبار سے ہٹ جانا، اسے مانگنے پر مجبور کر دے گا، لہذا سالک اور ذاکر کو چاہیے کہ عام لوگوں سے زیادہ کمائے اور لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔

۹۔ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ دن چڑھے (صبح صبح) اگر کسی کو صرف حلال روزی تلاش کرنے کی فکر ہو تو اس کے پاس ہر بھلائی کے کام کے لیے وقت فارغ ہو گا۔

۱۰۔ آپ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا تھا کہ میں تمہیں دو چیزوں کی وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ علماء کی صحبت میں رہو۔ ب۔ جہلا سے بچتے رہو،

۱۱۔ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص آخرت کی بجائے دنیا کے کاموں میں الجھ جائے وہ ضرور ذلیل ہو جائے گا خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں۔

۱۲۔ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص ضلعا کی سیرتوں میں غور و فکر کرے گا اس کو اپنی کمی کا پتہ چل جائے گا، اور یہ معلوم ہوگا کہ وہ کالیٹن سے کتنا دور ہے۔

۱۳۔ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جتنا کچھ تمہاری ضرورت کیلئے کافی ہے وہ تمہیں کسی تکلیف کے بغیر آسانی سے پہنچ جائے گا، البتہ فضول تلاش کرو گے تو پریشانی ہوگی۔

۱۴۔ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، بندے کی غفلت کا پتہ اس بات سے چل جاتا ہے کہ وہ اپنے رب کے کام کو چھوڑ کر نفس کے کاموں میں مصروف ہو جائے۔

۱۵۔ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسے شخص سے بڑھ کے کوئی بھی گھٹیا نہیں ہوتا جو فانی لوگوں کے لیے بن سنور کر رہتا ہے اور وہ لوگ ایسے ہیں جو ذرہ بھر نفع نقصان کے مالک نہیں۔

۱۶۔ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کو حقیر جانا کرو، تاکہ تمہاری نظروں میں دنیا دار اور مالدار بڑے دکھائی نہ دیں۔

۱۷۔ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک فقیر کے لیے حسن اس میں ہے کہ وہ عاجزی اور تواضع سے رہے جب وہ اپنے فقر میں فخر کرتا ہے تو مالداروں کے تکبر سے وہ زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

۱۸۔ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے جس چیز کو تم چھپانا چاہتے ہو تو اسے کسی کے پاس بیان نہ کرو۔

۱۹۔ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اگر کسی شخص میں بھلائی دیکھو تو تم اس سے الگ نہ ہو کیونکہ اس بھلائی کا حصہ تمہیں بھی ملے گا۔

حضرت ابوالسری منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمہ اللہ دنا اتقان کے رہنے والے تھے یہ مرد کے مضافات میں ہے پھر آپ بصرہ میں رہنے لگے مشائخ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت دانا شمار ہوتے تھے

۱۔ حضرت ابوالسری منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے گناہ کا موقع ملنے پر خوشی کا ہونا خود گناہ کرنے سے بھی زیادہ برا ہے اور مہلک ہے۔

۲۔ حضرت ابوالسری منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جو شخص مصیبتوں اور آزمائشوں میں چلا جائے اور بے صبری دکھائے تو یہ مصیبت اس کے دین کی طرف پھر جائے گی یعنی دین کا نقصان ہوگا۔

۳۔ حضرت ابوالسری منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جو شخص لوگوں کا ذکر چھیڑے رکھے وہ ذکر الہی سے ہٹ جائے گا۔

نہیں فرصت یقین مانو کچھ کرنے کی ہمیں

تیری یادیں تیری باتیں ہیں مصروف رکھتی ہمیں

۴۔ حضرت ابوالسری منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے توبہ کرنے سے آدمی اس لیے ڈرتا ہے کہ اس راستے پر آخرت کے لیے بہت کم لوگ چلتے ہیں چنانچہ ادا سی ہوتی ہے۔

۵۔ اور فرماتے ہیں اللہ پاک ہر قسم کے عیب سے پاک ہے جس نے عارف کے دل کو ذکر الہی کا برتن بنایا، اہل دنیا کے دل کو طمع اور لالچ کا برتن بنایا، زاہد کے دل میں توکل سدا یا فقیر کے دل میں قناعت بھردی اور اپنے دوست کے دل میں طلب اور رضا رکھ دی۔

۶۔ حضرت ابوالسری منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے دنیا میں مردہ ہیں۔ ایک وہ جو اپنے نفس کی معرفت رکھتا ہے تو وہ مجاہدہ اور ریاضت میں لگا رہتا ہے دوسرا وہ ہے جو اپنے رب کی معرفت رکھتا ہے تو وہ اس کو راضی کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

۷۔ اور فرماتے ہیں کہ اللہ والے کا سب سے خوبصورت لباس عاجزی اور انکساری ہوتا ہے جب کہ عارفوں کا لباس لباس تقویٰ ہوتا ہے۔

۸۔ اور فرماتے ہیں کہ انسان کی سلامتی اس میں ہے کہ نفس کی مخالفت کرے، جو نفس کے کہنے

پر چلتا ہے وہ آزمائش میں پڑ جاتا ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ (یا ابو علی) احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ

آپ رحمہ اللہ حضرت بشر بن حارث، اور حضرت سری سقطی اور حضرت حارث مخاسبی رحمہم اللہ کے زمانے کے تھے آپ رحمہ اللہ نے حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی زیارت بھی کی ہے۔
۱۔ انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی خوشی چار چیزوں سے حاصل ہوتی

ہے۔

۱۔ گفتگو مختصر اور واضح ہو۔

ب۔ دوستوں سے میل جول اور محبت ہو۔

ج۔ یادداشت پر بھروسہ ہو۔

د۔ اور انجام پر نظر ہو۔

۲۔ انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں فائدہ مند عقل وہ ہوتی ہے جو تمہیں بتاتی ہے کہ اللہ کے تم پر انعامات کیا کیا ہیں اور خواہشات نفسانی کے خلاف کرنے کی رہنمائی کرتی ہے اور مدد دیتی

ہے۔

۳۔ انطاکی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا اخلاص کیا ہے تو فرمایا جب تم اپنے نیک کام کو بیان کرنا پسند نہ کرو اور اللہ کے سوا کسی اور سے اُس کا بدلہ نہ چاہو تو یہ اخلاص ہے۔

۴۔ انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں عاجزی و انکساری وہ فائدہ مند ہوتی ہے جو تکبر کو کاٹنے اور دبائے اور تمہاری ناراضگی ختم کر دے اور اگر عاجزی سے کوئی اور غرض ہو وہ فائدہ مند نہیں۔

۵۔ انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں فائدہ مند فقر وہ ہوتا ہے جو کہ اس کی وجہ سے تم اچھے لگو اور وہ تمہیں اچھا لگے فقر کو ذریعہ معاش نہ بناؤ۔

۶۔ انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حقیقی صبر یہ ہے کہ بلا آنے کو ایسا سمجھے جیسے بلا جائے کو سمجھتا

ہے۔

۷۔ انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں تمہارا وہ کام سب سے اچھا ہوگا جس کی آنکھوں سے تم بچے رہو۔

- ۸۔ انطا کی بھینٹے فرماتے ہیں جب انسان کو اپنے نفس کی پہچان کم ہو تو اس کی نشانی یہ ہے کہ اس میں خوف اور حیا کم ہو گئے۔
- ۹۔ انطا کی بھینٹے فرماتے ہیں کہ اگر تم دل کی درستی چاہتے ہو تو زبان کی نگرانی کرو۔
- ۱۰۔ انطا کی بھینٹے فرماتے ہیں کہ ہر عمل سے پہلے علم کی ضرورت ہے اور ہر عمل کے لیے اللہ پاک کی مہربانی کی ضرورت ہے۔
- ۱۱۔ انطا کی بھینٹے فرماتے ہیں یہ ایک بہترین غنیمت ہے جو نیک کام ابھی کرنا ہے وہ فوراً کرو اور درست طور پر کرو۔

حضرت ابو محمد عبد اللہ بن ضعیق بن سابق انطا کی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بھینٹے بنیادی طور پر کونہ کے رہنے والے تھے پھر شہر انطا کیہ کی طرف منتقل ہو گئے آپ بھینٹے یوسف بن اسباط بھینٹے کی صحبت میں رہے، زاہد صوفی تھے حلال روزی کے مستاشی رہتے تھے

- ۱۔ حضرت ابو محمد عبد اللہ بن ضعیق فرماتے ہیں حقیقت میں صرف چار چیزیں ہیں۔ آنکھ، زبان، دل، اور خواہش، اپنی آنکھ کا خیال رکھو اس سے حرام چیز کی طرف نہ دیکھو۔ اور زبان کی حفاظت رکھو کہ وہ بولو جو بات تمہارے دل میں نہ ہو، یعنی جھوٹ نہ بولو۔ اور اپنے دل پر نظر رکھو کہ کسی مسلمان کے خلاف دل میں جھوٹ کی نہ ہو، پھر اپنی خواہش پر کنٹرول کرو کہ کسی بری چیز کی چاہت نہ رکھو، جس میں یہ چار خصلتیں نہیں ہیں وہ بد بخت ہو جائیگا۔
- ۲۔ حضرت ابو محمد عبد اللہ بن ضعیق بھینٹے فرماتے ہیں قرآن پڑھنے والا جب گناہ کے قریب جاتا ہے تو قرآن اس کے سینہ سے ہوتا ہے کیا اس لیے مجھے اٹھائے پھرتے ہو۔
- ۳۔ حضرت ابو محمد عبد اللہ بن ضعیق بھینٹے فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے دلوں کو اپنے ذکر کا گھر بنایا ہے مگر آج خواہشات نفسانی کا گھر بن گئے ہیں اب ان خواہشات کو خوف خدا شوق لقا ہی نکال سکتا ہے۔

۴۔ حضرت ابو محمد عبد اللہ بن ضعیق بھینٹے فرماتے تھے کوئی حالت بھی ایسی نہیں جس میں سچائی کی ضرورت نہ ہو جبکہ سچائی کسی حالت کی پابند نہیں، اگر بندہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے

درمیان ہر معاملے میں مکمل اور حقیقی سچ بولے تو اسے غیب کے خزانوں کی اطلاع ہو جاتی ہے، اور وہ آسمانوں اور زمینوں میں امانت دار مشہور ہو جاتا ہے۔

۵۔ حضرت ابو محمد عبداللہ بن ضعیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اپنی زندگی میں غنی ہو کر رہے تو کبھی اپنے دل میں لالچ نہ لے آئے

۶۔ حضرت ابو محمد عبداللہ بن ضعیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص میں الفت و محبت کا پتہ یوں چلتا ہے کہ وہ بھلائی کرتا چلا جائے کسی بات پر اختلاف نہ کرے۔

۷۔ حضرت ابو محمد عبداللہ بن ضعیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسا خوف فائدہ مند ہوتا ہے کہ تمہیں گناہوں سے بچانے آخرت کے نقصان پر دیر تک غم زدہ رکھے اور باقی عمر میں سوچ بچار پر مجبور کرے۔

۸۔ حضرت ابو محمد عبداللہ بن ضعیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کسی باطل شے کو دیر تک سنتے رہنے سے یا دیکھتے رہنے سے عبادت کی مشاس اور لذت ختم ہو جاتی ہے۔

حضرت ابو تراب عسکر ابن حصین رحمۃ اللہ علیہ (م ۲۳۵ھ)

آپ رحمۃ اللہ علیہ فراسان کے عظیم مشائخ میں سے تھے آپ کی علم، فتوت، توکل، زہد، اور پرہیزگاری کی شہرت تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ بیابان میں فوت ہوئے، لکھتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو درندوں نے کھایا تھا، یہ واقعہ (۲۳۵ھ) میں پیش آیا

۱۔ حضرت ابو تراب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اے لوگو! تم تین چیزوں سے محبت رکھتے ہو حالانکہ وہ تمہاری ہیں مٹی نہیں۔

① تم اپنے نفس سے محبت کرتے ہو حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔

② تم اپنے مال سے محبت کرتے ہو حالانکہ مال وارثوں کا ہے۔

③ تم روح سے محبت رکھتے ہو حالانکہ یہ روح بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے امانت ہے۔

④ تم دو چیزوں کی تلاش رکھتے ہو حالانکہ یہ تمہیں دنیا میں نہیں مل سکتیں۔ پسند کی ہر چیز، دوسری ہر طرح راحت و آرام یہ دونوں چیزیں جنت میں ملیں گی۔

۲۔ حضرت علی بن حسینؑ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا آپ اس وقت سفر کے لیے روانہ ہو رہے تھے کہ روزی رزق کا پاس ہونا ضروری ہے تو فرمایا کہ اس چیز کا پاس ہونا ضروری ہے جس کے بغیر گزارہ نہیں۔

۳۔ حضرت ابو ترابؓ فرماتے ہیں اعلیٰ دل وہ ہوتا ہے جو اللہ پاک کی طرف سے سمجھ کا نور ملنے سے زندہ ہو یعنی جس کو دین کی سمجھ ہو۔

۳۔ حضرت ابو ترابؓ فرماتے ہیں فقیر کی روزی فقط وہ چیز ہوتی ہے جسے وہ حلال طریقے سے حاصل کرے اور اس کا لباس بس اتنا ہوتا ہے کہ اس سے ستر ڈھانپے۔ اس کے ٹھہرنے کی جگہ اتنا ہوتی ہے کہ اس میں آکر چھپ سکے۔

۴۔ حضرت ابو ترابؓ فرماتے ہیں جب بندہ کسی کام میں سچائی اور اخلاص پیدا کرتا ہے تو کام شروع کرنے سے پہلے ہی اس میں شغاس محسوس کرتا ہے۔

۵۔ حضرت ابو ترابؓ سے ایک شخص نے کہا کہ کیا تمہیں مجھ سے کوئی ضرورت ہے۔ تو انہوں نے فرمایا جس دن مجھے تجھ سے یا کسی بھی آدمی سے کوئی غرض پڑی تو پھر اللہ پاک سے مجھے کوئی غرض نہیں رہے گی اور یہ میرے لیے ناکامی کا دن ہوگا۔

۶۔ حضرت ابو ترابؓ فرماتے ہیں کہ ہر زمانے میں ایسے عالم ہوتے رہیں گے کہ اللہ پاک اس وقت کی مشکلات کا حل پیش کرنے کے لیے انہیں بولنے کی طاقت دیں گے۔

۷۔ حضرت ابو ترابؓ فرماتے ہیں اپنا ارادہ پختہ رکھو اور اپنی نیت صحیح رکھو اس سے آپ کے تمام کام اور حالات درست ہو جائیں گے۔

۸۔ جو شخص اقدار کو چھوڑ کر دوسرے طریقے میں روزی تلاش کرتا ہے تو اس کی روزی کا دار و مدار اس کی طاقت و صلاحیت کو قرار دیا جاتا ہے، کسی نے سوال کیا کہ اقدار کیا چیز ہے تو فرمایا اپنے طریقے کو چھوڑ کے دوسرے اسباب اختیار کرتا۔

حضرت ابوالقاسم جنید ابن محمد رحمۃ اللہ علیہ انحرار رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل مقام نہاد تھا پھر آپ کی پیدائش اور پرورش عراق میں ہوئی آپ شریعت کے بڑے عالم اور فقہ کے بڑے مفتی تھے، حضرت امام ابو ثور رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے حضرت سری سقطی، حضرت حارث محاسبی، اور حضرت محمد بن قصاب رحمہم اللہ بغدادی کی صحبت میں رہے آپ صوفیاء میں امام اور سردار مانے جاتے تھے آپ رحمہ اللہ کی وفات (۲۹۷ھ) میں ہوئی۔

۱۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے عارف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا، کہ عارف وہ ہوتا ہے کہ تمہاری خاموشی میں تمہارے دل کی بات کہتا

جائے۔ یعنی کوئی اشکال ہو یا کوئی مسئلہ ہو بغیر پوچھے وہ اپنے بیان میں اس طرح کہہ دے کہ مسئلہ حل ہو جائے۔

۲۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دلوں میں اتنی ہی نیکی ڈالتے ہیں، جتنا یہ دل اس کے ذکر کے لیے خالص ہوتے ہیں چنانچہ اپنے دل کی نگرانی کر دتا کہ اس میں غیر نہ آجائے۔

۳۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے تصوف قیل وقال سے حاصل نہیں کیا بلکہ بھوک برداشت کر کے اور خوبصورت دنیا کو چھوڑ کر اور پیاری اور خوبصورت چیزوں کو ترک کر کے حاصل کیا۔ چنانچہ میں نے دنیا سے تعلق توڑ دیا اللہ سے جوڑ لیا رات کو جاگتا ہوں دن کو پیاسا رہتا ہوں یعنی روزے رکھتا ہوں۔

۴۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جہنم میں داخل ہونے کے مقابلے میں یہ بات زیادہ تکلیف دینے والی ہے کہ انسان اللہ سے غافل ہو جائے

۵۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عارفوں کی ضرورتیں اللہ کی نظر اور دھیان میں ہوا کرتی ہیں۔ قل من یکلؤکم باللیل والنہار من الوحمین۔

۶۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب کسی اللہ والے فقیر سے ملاقات ہو کرے تو اس کے ساتھ علمی گفتگو نہ کرو بلکہ اللہ کی دوستی کی گفتگو کرو۔

۷۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب وقت نکل جائے تو دوبارہ اسے لیٹا ممکن نہیں ہوتا، حالانکہ وقت سے زیادہ کوئی اور چیز قیمتی نہیں۔

۸۔ حضرت جنید فرماتے ہیں کہ ہر اچھے کام کی راہیں اسی وقت کھلتی ہیں جب اس کے لیے بھرپور کوشش کی جائے۔

فائدہ:۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ بانی جامعہ خیر المدارس ملتان فرماتے تھے بھی اس کام کے لیے وقت نہیں جب وقت ملے گا شروع کریں گے۔ اس کا عمل یہی ہے وہ کام شروع کر دے۔ تھوڑا ہوا بہت ہو۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب دیکھتا ہوں کام ضروری ہے وقت نہیں ہے تو دو کاموں کے درمیان اس کام کو گھسا دیتا ہوں ایک دن وہ مکمل ہو جاتا ہے۔ میرے شیخ پیر و مرشد، مرشد عالم فرماتے تھے وقت ایک ربڑ کا تھیلا ہے جس کا منہ بند نظر آتا ہے۔ لیکن جتنا اس میں کتابیں یا سامان یا کپڑے گھساتے جاؤ وہ بڑھتا رہتا ہے،

حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”الوقت سیف وقت تلوار ہے“ جو اس کو ہاتھ میں لے لے وہ وقت کا فاتح ہے ورنہ وہ مفتوح ہو جائے گا اور وقت کے ہاتھوں مٹ جائے گا۔

۹۔ حضرت جنید فرماتے ہیں اللہ سے محبت یہ ہے کہ اس سے محبت کرو جسے اللہ پسند کرتا ہے اور اُسے ناپسند کرو جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔

حضرت ابو عثمان سعید ابن اسماعیل حیرانی

نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ (م ۲۹۸ھ)

آپ رحمۃ اللہ علیہ رائے بسنتی کے رہنے والے تھے پھر نیشاپور شہر کی طرف چلے گئے اور وہاں حضرت ابو اخص رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہ کر ان کا طریقہ حاصل کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور میں سیرت و اخلاق کے لحاظ سے مشائخ میں نمایاں مقام رکھتے تھے نیشاپور میں تصوف کا طریقہ اندامی کی وجہ سے پھیلا تھا، ان کی وفات (۲۹۸ھ) میں ہوئی

۱۔ حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ دشمنی کی بنیاد تین چیزیں ہیں۔

① مال میں طمع کرنا

② بڑوں کی عزت میں طمع کرنا

③ اور لوگوں سے اپنی قبولیت کی طمع کرنا۔

۲۔ حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں دل کی درستی چار چیزوں سے ہوتی ہے۔

① اللہ کے سامنے عاجزی کرنے سے

② اللہ کا محتاج بننے سے

③ اللہ کے خوف سے

④ اور اللہ ہی سے امیدوار بن کر رہنے سے۔

۳۔ حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں اللہ سے توفیق پانے والا وہ ہوتا ہے جو اللہ کے علاوہ کسی کا خوف نہ رکھے اور اس کے سوا کسی سے امید نہ لگائے اور اللہ کی رضا اس کی خواہش پر غالب آجائے۔

۴۔ حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ کبھی تم اللہ کی یاد کی منہاس پاتے ہو لیکن پھر دیکھتے ہو کہ وہ منہاس نکل گئی تو یہ اللہ تعالیٰ تمہاری کمزوری بتاتے ہیں یہ کسی غفلت کی وجہ سے ہوتا ہے چنانچہ تم اس کی بارگاہ میں گزرتے ہوئے وہ منہاس دوبارہ لے سکتے ہو۔

۵۔ حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں لوگوں کو حقیر جاننا دل میں ہو یا ظاہر کرے کسی پر لازم لگائے اس کی کردار کٹی کرے یہ نفس کا تکبر ہے۔ یہ ایسی عظیم بیماری ہے کہ اس کی تشخیص و علاج بہت مشکل ہے، ایسا شخص اللہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

۶۔ حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ جس شخص کے دل میں اپنے نفس کی قدر و قیمت ہوگی اس کے ہاں لوگوں کی قدر و قیمت بھی زیادہ ہوگی اور جس کے دل میں نفس کی قدر کم ہو لوگوں کی محبت و اعتناء بھی کم ہوگا۔

۷۔ حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں اگر تم دنیا کے ساتھ خوش ہو گئے تو تمہارے دل سے اللہ کے ساتھ کی خوشی نکل جائے گی اس طرح اللہ کے علاوہ کسی اور سے ڈرو گے تو تمہارے دل سے اللہ کا خوف نکل جائے گا، اور اس طرح اگر تم اللہ کے علاوہ کسی اور سے امیدیں لگاؤ

گئے تو دل سے اللہ کی اُمید نکل جائے گی۔

۸۔ حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ عقل مند آدمی وہ ہوتا ہے جو خوفزدہ کرنے والی چیزوں سے پہلے ان کے روک (بچاؤ) کے لیے تیاری کرتا رہے۔

۹۔ حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ معرفت کی عزت عطا کرے اس کا حق یہ ہے وہ آدمی گناہ کر کے اپنے آپ کو ذلیل نہ کرے۔

۱۰۔ حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ یہ بات تجربہ شدہ ہے کہ خدمت کرنا، ادب کرنا، فقیروں کے لیے سہ ہوتا ہے اور مالداروں کو مزید امیر بناتا ہے۔

۱۱۔ حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم کے معاملے کو رکھا ہے کہ جو کوتاہی کرنے والا جب اللہ کی طرف رجوع کرے گا تو اللہ معاف فرمادیں گے۔

کُتِبَ رَبِّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةُ إِنَّهُ مِنْ عَمَلٍ مِنْكُمْ سُوءٌ بِجَهَالَةٍ
ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهَا وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (انعام)

۱۲۔ حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں اپنے آپ کو کسی اللہ والے کے تقویٰ میں (سپرد) کر دو یہ اللہ کی رضا کا سبب بنتی ہے اور رضا اللہ کے خوف کا بڑا دروازہ ہے۔

۱۳۔ حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ عبادت پر استقامت و صبر اس وقت تک کرو کہ وہ عادت بن جائے اور گناہ سے صبر اس حد تک کرو کہ اس گناہ سے ہر طرح سے نجات ہو جائے۔

۱۴۔ حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ نیکیوں کی توفیق اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ دنیا کی امیدیں مختصر کر دو۔

۱۵۔ حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں خواہش کا بندہ قیدی ہوتا ہے اور اللہ کا بندہ آرام میں ہوتا ہے۔

۱۶۔ حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ عاقل وہ ہے جو اپنے ظلم کر نیوالے کو طاقت نہ کرے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے یقین ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ اس کو ظالم پر غالب کر دے گا۔

۱۷۔ حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ جو اپنے نفس کی ہر بات ماننا شروع کر دے شریعت سنت کا لحاظ نہ رکھے وہ شخص متکبر ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ احمد بن یحییٰ جلا رحمہ اللہ

آپ کا اصل ٹھکانہ بغداد تھا آپ رحمہ اللہ شام کے جلیل القدر اور فقید الشال مشائخ میں سے تھے اپنے والد حضرت جلا، ان کے علاوہ حضرت ابو تراب بنی، ذوالنون مصری اور ابو عبیدہ سری رحمہم اللہ کی صحبت میں رہے اور محمد بن داؤد، دق کے استاذ تھے لکھتے ہیں کہ تین بزرگ امام الصوفیاء کا درجہ رکھتے ہیں بغداد میں حضرت جنید، نیشاپور میں حضرت ابو عثمان اور شام میں حضرت ابو عبد اللہ بن جلا رحمہم اللہ

- ۱۔ حضرت ابو عبد اللہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ بڑوں کا رتبہ مت مانگا کرو ورنہ امتحان بھی اس کے مطابق ہوگا، یہ کہنا مجھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ عطاء فرما پھر امتحان بھی بلال رضی اللہ عنہ جیسا ہوگا۔
- ۲۔ حضرت ابو عبد اللہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جس کی ہمت اور توجہ موجود چیزوں کی طرف غورو فکر کرتے ہوئے بلند ہو جاتی ہے تو اس کی توجہ اور ہمت ان کے پیدا کرنے والے تک پہنچ جاتی ہے اور جو اپنی ہمت اور توجہ کسی غیر اللہ پر ٹھہرا لے وہ حق تعالیٰ سے محروم ہو جائیگا۔ کیونکہ اللہ کسی کو شریک برداشت نہیں کرتے۔

حضرت ابو رویم بن احمد رحمہم اللہ (۳۰۳ھ)

آپ رحمہم اللہ بغداد میں سے تھے، آپ رحمہم اللہ جلیل القدر شیخ تھے اور بدیع الشال قاری، المقرئ تھے قرأت اور میں بن عبد الکریم عداد رحمہم اللہ سے پڑھی ان کا وصال (۳۰۳ھ) میں ہوا۔

- ۱۔ حضرت ابو رویم سے پوچھا گیا کیا لڑکا اپنے والد بھی کی اصلاح کر سکتا ہے آپ رحمہم اللہ نے فرمایا کہ نہیں جو خود صلاح یافتہ نہیں وہ والدین کی اصلاح کیسے کر سکتا ہے، والدین کو درست کرنے کا خیال بھی اس کے شریرانہ نفس کی علامت ہے پھر روی کا شعر پڑھا اس کا ترجمہ یہ ہے جو لکڑی پھلدار درخت کی ہو کر بھی پھل نہ دے تو لوگ اس کو آگ کا ایندھن بنا لیتے ہیں (العیاذ باللہ)۔
- ۲۔ حضرت ابو رویم رحمہم اللہ سے پوچھا گیا شاطر (چالاک) کون ہوتا ہے تو آپ رحمہم اللہ نے فرمایا

کہ چالاکی میں باطل کام کرے، مثلاً جھوٹ بولے سچ بنا کر، دشمنی کرے پیار کر کے، یہ شخص بہت خطرناک ہوتا ہے۔

۳۔ حضرت ابورویم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کسی بھی طبقے کے ہاں تمہارا بیٹھ جانا اچھا نہیں حضرات صوفیہ کے ساتھ بیٹھنے میں حفاظت ہے کیونکہ ہر طبقہ اپنے اپنے رسم و رواج کے مطابق بیٹھتا ہے لیکن صوفیاء حضرات حقائق کے لیے بیٹھتے ہیں، جو آدمی ان کے خلاف کر بیٹھے یا خلاف سوچے تو اللہ پاک اس کے دل سے ایمان کا نور جھین لیتے ہیں۔

۴۔ حضرت ابورویم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اخلاص یہ ہوتا ہے تمہاری نظر اپنے کام کے حسن اور ترقی کو دیکھنے سے اٹھ جائے، سب کچھ اللہ کا فضل سمجھے۔

۵۔ حضرت ابورویم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک سوال کے جواب میں، قوت یہ ہے تم اپنے بھائیوں کو ان کی کوتاہیوں اور مظالم میں مجبور سمجھو اور ان سے وہ معاملہ کرو جو معذوروں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

۶۔ حضرت ابورویم رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ تصوف میں جان کا نذرانہ دینا کم شمار ہوتا ہے تصوف میں دل دینا ضروری ہے، ورنہ صوفیاء کے مشکل راہوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔

۷۔ حضرت ابورویم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیخ دانا کا طریقہ یہ ہے کہ احکام شریعت میں اپنے بھائیوں کے لیے سہولت پیدا کرے لیکن خود فضائل اور محاسن میں اپنے آپ کو تنگی پر رکھے کیونکہ ان کے لیے سہولت کرنا علم پر عمل کرنا ہے اور اپنے آپ پر تنگی کرنا پرہیزگاری کا طریقہ ہے۔

۸۔ حضرت ابورویم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شکوہ شکایت چھوڑ دینے کا نام صبر ہے۔

۹۔ حضرت ابورویم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آزمائش کی لذت حاصل کرنا رضائے الہی کہلاتا ہے۔

۱۰۔ حضرت ابورویم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں معتقدین کو نوزی سے سزا دینی چاہیے جبکہ محبت کرنے والے کو سخت سزا ہونی چاہیے۔

۱۱۔ حضرت ابورویم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں واسطوں کو بار بار دیکھنے سے توکل ختم ہو جاتا ہے اور

مشکلات بڑھتی رہتی ہیں۔

۱۲۔ حضرت ابوروم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا اپنے شیخ سے محبت یہ ہے کہ ہر حالت اپنے شیخ کے حال کے موافق ہو اور اسی طریقے پر ثابت قدمی سے کام کرے۔

۱۳۔ حضرت ابوروم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس یہ ہے کہ تم اپنے محبوب شیخ کے علاوہ ہر شے کو بیکانہ سمجھو۔

۱۴۔ حضرت ابوروم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو کسی اللہ والے سے اپنی غرض کے لیے محبت رکھتا ہے تو اس کو بدلہ مارا خشکی کا ملے گا۔

۱۵۔ حضرت ابوروم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شوق یہ ہے کہ کسی کو اپنے محبوب شیخ کی نشانیوں بیماری لگیں یہ شوق ہے۔

حضرت ابو یعقوب یوسف رازی رحمۃ اللہ علیہ (م ۷۰۴ھ)

آپ رحمۃ اللہ علیہ رائے اور جہال کے رہنے والے تھے بڑے شیخ طریقت تھے اخلاص میں امتیازی شان رکھتے تھے۔ جاہ و مرتبہ کو حیثیت نہ دیتے تھے تصنع اور تکلف سے گریز کرتے تھے حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ، اور ابو تراب نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت میں رہے ان کی وفات (۷۰۴ھ) میں ہوئی

۱۔ حضرت یوسف رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک قوم کو پتا چل گیا کہ اللہ انہیں دیکھ رہا ہے اس دیکھنے پر ان کو شرم آئی کہ اللہ کے علاوہ کسی اور شے کا دھیان کریں۔

۲۔ حضرت یوسف رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو حقیقی ذکر الہی کرے گا حتیٰ کہ دوسرے کا ذکر بھول جائے گا تو اللہ پاک اپنی مخلوق کے دلوں میں اس کی محبت اور دھیان بھر دیگا، اور ہر جگہ سے اس کی ضرورتیں پوری فرمائے گا۔

۳۔ حضرت یوسف رازی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ معرفت یہ ہے اللہ تعالیٰ کو اپنی ہر حالت میں سچائی دکھاؤ۔ اور از خود مقامات پر چڑھنے کی کوشش نہ کرو۔

۴۔ حضرت یوسف رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ اللہ تک پہنچنے کا راستہ یہ ہے کہ اللہ سے اللہ ہی کو مانگو، پوانہ وار مانگو بھیک مانگنے والے کی طرح مانگو تو وہ اپنے

توحید کے میدان میں اپنے کرم سے تمہیں تھیہ طور پر بلا لے گا۔

۵۔ حضرت یوسف رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دنیا کے ساتھ سب سے زیادہ پیار رکھنے والا وہ ہوتا ہے جو دنیا والوں میں اس کی سب سے زیادہ برائی کرتا ہے۔ دراصل دنیا کی برائی کرنا ایسے لوگوں کا فن ہوتا ہے دنیا بجائے خود نہ بری ہے نہ اچھی ہے یہ آدمی کی نیت اور رویے سے بری ہوتی ہے یا اچھی ہوتی ہے۔

۶۔ حضرت یوسف رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عقل کی بنیاد خاموش رہنا ہے عقل راز چھپاتا ہے اور سنت کی پیروی کرتا ہے۔

۷۔ حضرت یوسف رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صحبت شیخ سے تمہارا عمل صحیح ہوگا پھر عمل سے تمہیں دانائی ملے گی پھر دانائی سے تمہیں زہد ملے گا ترک دنیا کی توفیق ملے گی پھر ترک دنیا سے آخرت کا شوق پیدا ہوگا، اس شوق کی برکت سے تمہیں اللہ مل جائے گا۔

۸۔ حضرت یوسف رازی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں، کہ اگر توبہ میرا دروازہ کھٹکھٹائے یا میں حسن اتفاق سے توبہ کے دروازے پر پہنچ جاؤں تو کیا اس لئے میں توبہ نہ کروں کہ میں پہلے علم حاصل کر لوں یہ بات ناپسندیدہ ہے۔ ومن یبتغ غیور الاسلام دیناً فخلن یقبل منہ الایہ۔ اپنے کام کے مقابلے میں اللہ کے کرم اور فضل پر بھروسہ کرنا معرفت کی دلیل ہے۔

۹۔ حضرت یوسف رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مخلوق کی آفتوں پر نظر ڈالی مجھے پتا چلا کہ فسق و فجور اور نافرمانی کی وجہ سے نازل ہوئیں، پھر میں نے صوفیاء کی آفت کا پتا چلایا تو معلوم ہوا کہ یہ لڑکوں کیساتھ بیٹھنے اور غورتوں کیساتھ نرمی کرنے کی وجہ سے اتری ہیں

۱۰۔ حضرت یوسف رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے سو مرتبہ سے زیادہ اپنے رب کیساتھ وعدہ کیا کہ لڑکوں کیساتھ نہیں بیٹھوں گا۔ لیکن اس وعدے کو گالوں کی خوبصورتی اور آنکھوں کے غمزے نے توڑ دیا۔ حالانکہ اللہ پاک نے ان کے ساتھ مجھے کسی گناہ کے بارے میں نہیں دیکھا، علماء اور مشائخ کے لیے یہ عجیب نکتہ ہے اس کو یاد رکھیں۔

۱۱۔ حضرت یوسف رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سرکشی دو طرح کی ہوتی ہے علم کی وجہ سے دوسرا مال کی وجہ سے۔ علم کی وجہ سے سرکشی خطرناک ہے کبھی یہ علم حجاب بن جاتا ہے اس کی تشخیص اور علاج بہت مشکل ہے۔

حضرت ابوالقوارس شاہ ابن شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ

یہ اصل میں مرو کے رہنے والے تھے آپ بادشاہوں کی اولاد میں سے تھے آپ حضرت ابوتراب رضی اللہ عنہ، ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ بن ذراع بھری اور حضرت ابو عبیدہ سری رحمہم اللہ کی صحبت میں رہے آپ جلیل القدر صوفی اور فقیہ عالم تھے آپ کی وفات (۳۰۰ھ) میں ہوئی

۱۔ حضرت شاہ ابن شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جتنا بھی ممکن ہو عبادت ستھری اور احسن طریقے سے کرو، لیکن تمہاری نظر میں عیب دار ہو، اللہ کی دربار میں گستاخی ہو اور اس کو گھٹایا سمجھو۔

۲۔ حضرت شاہ ابن شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، فضیلت والوں کی فضیلت اس وقت تک ہوتی ہے جب تک اپنے آپ کو نہ دیکھیں اور جب دیکھ لیں تو ان کی کوئی فضیلت نہیں ہوتی، اس طرح ولایت بھی۔

۳۔ حضرت شاہ ابن شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ کسی عبادت گزار کی عبادت مقبول رہتی ہوتی ہے جو کسی اللہ والے کیساتھ محبت کیساتھ عبادت کرے۔

۴۔ حضرت شاہ ابن شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اللہ والے سے محبت کرنا یا اس کی کسی چیز سے محبت کرنا یہ دلیل ہے کہ اللہ پاک کو اس سے محبت ہے۔

۵۔ حضرت شاہ ابن شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بندہ اپنے نفس کی وجہ سے بڑا بن کر اللہ سے دور ہو جاتا ہے۔

۶۔ حضرت شاہ ابن شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جاہل تو اپنی جہالت کی تاریکی میں ہوتا ہے اور جب کوئی عالم اپنے علم کی تاریکی میں اور حجاب میں ہو جائے تو نقصان عظیم ہوتا ہے علم کی تاریکی تو بہت بری اور بڑا حجاب ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ عمرو بن عثمان کی ﷺ

ان کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت جنید بغدادی ؒ کی صحبت میں رہے اور قدیم مشائخ میں سے حضرت ابوسعید خدری ؒ کی صحبت میں رہے آپ کا وصال بغداد میں (۲۹۱ھ) میں ہوا۔
۱۔ حضرت عمرو بن عثمان کی ﷺ نے فرمایا کہ تمام گناہگاروں اور نافرمانوں پر تو یہ فرض ہے گناہ خواہ بڑا ہو یا چھوٹا ہو۔

۲۔ حضرت عمرو بن عثمان کی ﷺ نے فرمایا معرفت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دائمی محبت رکھے ہمیشہ اس سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ اس کی طرف توجہ رکھے اور دل میں ہمیشہ اسے یاد کرے یہ سب کچھ دلوں کا علم ہے جس سے اپنے ارادے اور خیالات ختم ہوتے ہیں اور سمجھ اور دانائی میں تیزی آتی ہے۔

۳۔ حضرت عمرو بن عثمان کی ﷺ فرماتے ہیں یقین کر لو کہ علم قائم ہے اور خوف سائق ہے نفس ان دو کے درمیان ہے علم کو تراب کرتا رہتا ہے خوف کو تیز کرتا رہتا ہے۔

۴۔ حضرت عمرو بن عثمان کی ﷺ نے فرمایا اپنے تمام حالات میں اللہ تعالیٰ سے ملنے تک عبادت پر ثابت قدم رہو اور مرتے دم تک سنت پر استقامت رکھو۔

۵۔ حضرت عمرو بن عثمان کی ﷺ نے فرمایا دلوں میں اصلی زہد یہ ہے کہ دنیا کو حقیر و ذلیل جانے اور اسے گھنیا قرار دے۔ یہی اصل اور بنیاد زہد کی حقیقت ہے۔

۶۔ حضرت عمرو بن عثمان کی ﷺ فرماتے ہیں جب بندہ اللہ کی طرف گریہ و زاری کرتا ہے تو شکوہ و شکایت نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ رونا و صونا اپنی مغفرت کیلئے ہونا چاہیے۔

فائدہ: بعض مشائخ ساری رات ایک ہی آیت پڑھتے رہتے روئے رہتے جیسے

یٰلہیتنی کنت تواباً

۷۔ حضرت عمرو بن عثمان کی ﷺ فرماتے ہیں اللہ پاک سے محبت ہو تو اس کے ہر عمل پر رضا بھی ہو۔ اور رضا کے بغیر محبت نہیں ہوتی،

۸۔ حضرت عمرو بن عثمان کی ﷺ فرماتے ہیں اللہ پاک سے وعدہ کیا تھا لیکن ہم نے پورا نہیں کیا اس پر افسوس ہے۔ اس تنہائی پر افسوس ہے جس میں ہم بے حیائی کا کام کرتے ہیں

اس سوال پر افسوس ہے جس کا کل ہم جواب نہ دے سکیں گے۔ اس وقت اور دنوں پر افسوس ہے جس کو ہم نے ضائع کیا۔ اور قاتل کیا۔ سارا جمع کردہ سامان ہمیشہ کیلئے اس سے جدا اور بے تعلق ہو گیا۔

حضرت ابو محمد سہل ابن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ امام الصوفیاء اور مقدم العلماء تھے آپ اپنے خالو حضرت محمد بن سوار کی محبت میں رہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کو اس وقت دیکھا جب وہ حج کیلئے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات (۲۸۳ھ) میں ہوئی۔

۱۔ حضرت سہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگ سوئے ہوئے ہیں ہائے ہائے جب بیدار ہو گئے مگر شرمندہ ہو گئے اور جب شرمسار ہو گئے تو انھیں یہ شرمندگی کام نہیں دے گی۔

۲۔ حضرت سہل ابن عبد اللہ فرماتے ہیں اکثر لوگ جو زندگی گزار رہے ہیں وہ اللہ سے نادانگہ ہیں جاہل ہیں۔ دوسرے یہ کہ لوگوں اور بیوی بچوں کو اللہ پر اولیت دیتے ہیں۔

۳۔ حضرت سہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس دل اور نفس میں غیر اللہ کی محبت پائی جائے گی تو اللہ پاک کا قانون ہے کہ شیطان اس پر قابو پالیتا ہے۔

۴۔ حضرت سہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سچے صوفی کی علامتیں تین ہیں

① اپنا مجید چھپائے رکھے

② اپنا فرض ادا کرتا رہے

③ اپنے فقر کو محفوظ رکھے۔ ظاہر نہ کرے۔ جو دنیا داروں کے سامنے دنیا کی زیادہ مذمت کرے اپنی فقیری اور محتاجی کی تعریف کرے حقیقتاً اس کے دل میں دنیا کی محبت چھپی ہوئی ہے۔

۵۔ حضرت سہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انسان کیلئے نیت قبلہ کا درجہ رکھتی ہے جیسی نیت ہوگی تمام اعمال اسی قبلہ کی طرف منسوب ہوں گے۔

۶۔ حضرت سہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس بندے کی محتاجی اللہ کی ذات تک ہو وہ اللہ کا بندہ اس بات کا دعویدار ہوتا ہے کہ یہ کام میں خود کرتا ہوں پس میں کے جملے میں اس

کے پیش نظر اللہ ہوتا ہے۔

۷۔ حضرت سہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس شخص کا ارادہ یہ ہو کہ وہ غیبت اور چغل خوری سے محفوظ رہے تو وہ اپنے کو سوائے ظن سے بچائے۔ اور جو اپنے آپ کو سوائے ظن سے بچانا چاہتا ہے وہ تجسس اور جاسوسی کے کام نہ کیا کرے۔ اب یہ چغل خوری سے محفوظ رہے گا۔ جھوٹ سے محفوظ رہیگا بہتان لگانے سے محفوظ رہیگا۔ لوگوں کے معاملات میں دخل نہ دے۔

۸۔ حضرت سہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صدیق لوگوں کی عادت یہ ہوتی ہے وہ کوئی قسم نہیں کھاتے خواہ معاملہ سچا ہو یا جھوٹا ہو۔ وہ چغلی نہیں کرتے اور نہ چغلی سنتے ہیں۔ وہ پیٹ بھر کر نہیں کھاتے۔ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ اور ہر بات کے آخر میں انشاء اللہ ضرور کہتے ہیں اور وہ ہنسنے میں کسی سے ٹھٹھہ نہیں کرتے اور بلند آواز نہیں نکالتے۔

۹۔ حضرت سہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنے کسی ہی کام کو اپنی سوچ اور اپنے اختیار کی طرف منسوب مت کرو۔ یہ دونوں چیزیں انسان کی زندگی کو بگاڑ دیتی ہیں اور اللہ سے بے زار کر دیتی ہیں۔

۱۰۔ حضرت سہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں فقیہ کی اس بات پر یقین کر لو اس دور میں کوئی انسان بھی اس وقت تک ہلاکت سے جان نہیں چھڑا سکتا جب تک کہ وہ اپنے نفس کو بھوک صبر اور جہد مسلسل میں نہ مارے۔ لوگ جس راہ پر چل رہے ہیں وہ بگڑ چکی ہے۔ اللہ ہم سب پر رحم فرمائے۔

۱۱۔ حضرت سہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کام نیک ہو تو اسے اچھا یا برا ہر ایک جان لیتا ہے لیکن گناہوں سے وہی بچ سکتا ہے جسکو وعدہ الست یاد ہو۔

جس کو وعدہ الست یاد ہو گناہ سے بچتا رہے اللہ اس کو اپنے دور کا صدیق بنا دیتا ہے۔

۱۲۔ حضرت سہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے دل سے یقین رخصت ہو جاتا ہے جو زیادہ بولتا ہو۔ اس کی زبان سے سچی باتیں نکلنا ختم ہو جاتی ہیں۔ اور جو ایسے کام کرتا رہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا وہ متقی اور پرہیزگار نہیں بن سکتا۔

۱۳۔ حضرت سہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ فقے تین قسم کے ہوتے ہیں

- (۱) عام لوگ وقت ضائع کرتے ہیں علم دین سے محروم رہتے ہیں
- (ب) علماء کا فقہ کہ وہ مسئلے میں گنجائش اور حکم الہی میں سیر و پھیر کرتے ہیں
- (ج) ایک فقہ اہل معرفت کا ہے کہ ایک کام خاص وقت میں کرنا ہے۔ لیکن وہ اس میں لیٹ کر دیتے ہیں

۱۴۔ حضرت سہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمارے سات اصول ہیں

① ہم کتاب اللہ پر مضبوطی سے عمل کرتے ہیں

② رسول اللہ کی سنت پر عمل کرتے ہیں

③ حلال کھاتے ہیں

④ کسی کو تکلیف پہنچانے میں گریز کرتے ہیں

⑤ گناہوں سے بچتے ہیں

⑥ توبہ کیا کرتے ہیں

⑦ اور ہر ایک کا حق ادا کرتے ہیں

۱۵۔ حضرت سہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص یہ چاہتا ہو کہ مخلوق کو میری باطنی کیفیات

اور خفیہ عبادات اور جو اللہ اور میرے درمیان تعلق ہے اس سے باخبر ہوں۔ تاکہ میری

عزت، عظمت ان کے دل میں آئے تو وہ شخص غافل اور ریاکار ہے۔

۱۶۔ حضرت سہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس دل سے اللہ نکل جائے اس دل میں

شیطانی وسوسے آنے شروع ہو جاتے ہیں اس وقت کسی اللہ والے کے ساتھ دائمی ضروری

ہے۔ اور اپنے حالات، بہت جلدی بتائے ورنہ اس کے دل پر شیطان کا قبضہ ہو جائے گا۔

اس کو علماء صلحاء اور اہل دل اور مراکز دینیہ سے دوری اور نفرت ہو جائیگی۔

۱۷۔ حضرت سہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آزمائش دو طرح کی ہوتی ہے ایک رحمت

بھری دوسری آزمائش رحمت بھری بطور سزا کے ہوتی ہے رحمت بھری آزمائش میں

رجوع الی اللہ ہوتا ہے وہ اپنی غمگینی اور تکلیف اللہ کو بتاتا رہتا ہے۔ اپنی سوچ اور تدبیر پر

بھروسہ نہیں کرتا۔ دوسری آزمائش زحمت والی۔ کہ وہ شخص دنیا اور اپنی تدبیر و احتیاط پر بھروسہ کرنے لگتا ہے۔

۱۸۔ حضرت اہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تین باتیں یاد رکھو

① مددگار صرف اللہ ہے۔ ② رہنما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

③ تقویٰ اور پرہیزگاری۔ پہلے باندھ لو اور اس پر صبر کرنا بڑا کام ہے۔

۱۹۔ حضرت اہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آیتیں اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہیں معجزے انبیاء علیہم السلام کے ہوتے ہیں کرامتیں اولیاء کرام کو ملتی ہیں اور علماء غفوس راستے پر چلتے ہیں باشعور لوگوں کا یہی کام ہے دین کا راستہ شفاف ہے۔

۲۰۔ حضرت اہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں زندگی چار قسم کی ہے۔

۱۔ فرشتوں کی زندگی جو صرف عبادت کیلئے ہوتی ہے۔

۲۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی وحی کے انکشاف میں اور وحی کے پھیلانے میں گزرتی ہے۔

۳۔ صدیقین کی زندگی وہ صرف انبیاء علیہم السلام کی دعوت کی پیروی کرتے ہیں۔

۴۔ ان تین سے ہٹ کر چوتھے طبقے کی زندگی باقی لوگوں کی زندگی گویا صرف کھانے پینے میں گزرتی ہے۔ پہلے تین طبقے اعلیٰ ہیں۔

۲۱۔ حضرت اہل ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عمل اللہ کی توفیق سے ہوتا ہے لیکن توفیق اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ پھر توفیق اللہ سے مانگو دعا کر کے مانگو رورو کے مانگو روئی آواز بیٹا کر مانگو یہ مختصر راستہ ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن فضل بن علی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمہ اللہ کی رہائش پہلے بلخ میں تھی پھر ثمرقند میں قیام فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے جلیل القدر مشائخ میں سے تھے آپ رحمہ اللہ کی وفات (۳۱۹ھ)

۱۔ محمد ابن فضل بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اسلام کے زوال کے چار اسباب ہیں۔

۱۔ اسلام کا جتنا علم ہوگا اس پر عمل نہیں کریں گے۔

۲۔ غیر اسلامی تعلیم کے مطابق عمل کریں گے۔

- ۳۔ اسلام کا علم یعنی دین کا علم نہیں سیکھیں گے۔
- ۴۔ لائق بچوں کو دین سیکھنے سے منع کریں گے۔
- ۲۔ محمد بن فضل بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بڑے تعجب کی بات ہے ایک شخص پیسہ لگا کر دوا دیاں عبور کرتا ہے میدان جنگل اور سمندر عبور کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے گھر اور حرم میں پہنچ جاتا ہے صرف اس لیے کہ انبیاء علیہم السلام کی کئی نشانیاں ملتی ہیں مگر اپنے نفس اور خواہشات کو عبور نہیں کرتا تا کہ اپنے دل تک پھر اللہ تک پہنچ جائے حالانکہ اس میں تو اللہ کی تجلیات موجود ہیں۔
- ۳۔ حضرت محمد بن فضل بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں چھ چیزیں جہل کی علامتیں ہیں۔
 - ۱۔ خواجواہ غصے ہو جانا
 - ۲۔ بے فائدہ بات کرنا
 - ۳۔ صحیح جگہ پر خرچ نہ کرنا
 - ۴۔ راز کی بات ظاہر کر دینا
 - ۵۔ ہر ایک پر بھروسہ کر لینا
 - ۶۔ دوست دشمن کی تمیز نہ کرنا۔
- ۴۔ حضرت محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک عالم سے دانستہ غلطی ہو جانا جاہل سے دانستہ غلطی ہو جانے سے زیادہ نقصان دہ ہے۔
- ۵۔ محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص علم کا مزہ لے لیتا ہے وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔
- ۶۔ حضرت محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص اللہ کو پہچان لیتا ہے وہ اس فرمان الہی کی وجہ سے ہر غیر سے مستغنی ہو جاتا ہے۔
- ۷۔ حضرت محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رونا دہ طرح کا ہوتا ہے زاہدوں کا رونا آنکھوں سے ہوتا ہے لیکن عارفوں کا دل سے ہوتا ہے۔
- ۸۔ حضرت محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ سے شکر کے بارے میں پوچھا گیا اس کا فائدہ کیا ہوتا ہے تو فرمایا اس سے خوف ورجاء پیدا ہوگا۔ یعنی ایمان کا نور بڑھتا رہے گا۔

۹۔ حضرت محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں زبان کا ذکر گناہوں کو مٹاتا ہے اور دل کا ذکر اللہ کے پاس لے جاتا ہے۔

۱۰۔ محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا فوت کیا ہے فرمایا اللہ کے حکم پر استقامت رکھنا اللہ کے رازوں کو چھپائے رکھنا اللہ کی مخلوق سے معاملہ کرنا اور ان کے ساتھ زندگی اخلاق کے ساتھ گزارنا۔ فوت کا لفظی معنی ہے جو اُمردی حضرت محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ سے زہد کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا زہد یہ ہے کہ دنیا کی طرف نظر ڈالتے وقت اس کے فحائش پیش نظر ہوں اور اس سے نظر ہٹانے کو اپنے لئے عزت سمجھیں۔

حضرت ابو عبد اللہ محمد ابن علی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے بڑے مشائخ میں شمار ہوتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحب تصنیف تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کی کتاب بھی لکھی، حضرت علی حلا اور حضرت احمد بن حنبل کی صحبت میں رہے اور حضرت ابو تراب فحشی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملاقات کی تھی۔

۱۔ حضرت محمد ابن علی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میزان پر صرف اعمال زیادہ ہونے سے کامیابی نہ ہوگی بلکہ عملوں کے خالص ہونے اور ان کے عمدہ ہونے پر ہوگی۔

۲۔ حضرت محمد بن علی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کا دھیان رکھا کرو اس کی نظر سے تم اوجھل نہیں ہو اس کا شکر ادا کرتے رہو جس کی نعمتیں تم پر بے شمار ہیں کسی نعمت کو روک نہیں سکتے ہو اس کے سامنے عاجزی کرتے رہو۔ جس کے ملک اور بادشاہی سے نکل نہیں سکتے ہو۔

۳۔ محمد بن علی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان کے احق ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ جو چیز اس کو نقصان دے وہ اس کو اچھی لگے۔

۴۔ حضرت محمد بن علی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توحید پرستوں کے لئے نماز عرس ہے (خوشی کا موقع) کیونکہ افعال کے بدلے اللہ پاک نے کھانوں کی مانند چیزیں تیار کی ہیں اور اقوال کے بدلے پینے کی چیزیں یا اعمال ہی خود کھانے اور اقوال پینے کے مشروبات بن جائیں گے۔ جتنا ممکن ہو اپنی نمازوں کو خوبصورت بناؤ۔

۵۔ حضرت محمد بن علی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پانچ لوگوں کی اصلاح پانچ چیزوں سے ہو سکتی ہے

- ۱۔ بچوں کو کتاب پڑھا کر درست کیا جاسکتا ہے
- ۲۔ چوروں کو قید خانہ میں ڈال کر تربیت دی جاسکتی ہے
- ۳۔ عورتوں کو گھروں میں مصروف رکھ کر
- ۴۔ جوانوں کی اصلاح علم دین پڑھا کر
- ۵۔ بوڑھوں کا خیال اور درستی اس میں ہے کہ وہ زیادہ تر مسجد میں رہیں۔
- ۶۔ محمد بن علی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مومن کی خوشی اس کے چہرے پر نمایاں ہوتی ہے لیکن الکافرم دل میں ہوتا ہے جبکہ منافق کا غم چہرے پر ہوتا ہے اس کی خوشی دل میں ہوتی ہے۔
- ۷۔ محمد بن علی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دل میں خوف رکھنے والوں کو مکمل تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔

حضرت ابو بکر محمد بن عمر الحکیم وراق رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ شہر ترمذ میں رہتے تھے بعد میں بلخ میں قیام فرمایا حضرت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی اور ان کی صحبت میں رہے اسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ محمد بن سعد بن ابراہیم زہاد اور حضرت محمد بن عمر بن شنام رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بھی رہے۔

۱۔ حضرت ابو بکر وراق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں

① علماء ② امراء ③ قراء

چنانچہ جب امراء بگڑ جائیں تو عوام کا روزگار خراب ہو جاتا ہے اور جب علماء بگڑ جائیں تو عبادات و آخرت کی طلب میں بگاڑ آ جاتا ہے اور جب قراء بگڑ جائیں تو لوگوں کے اخلاق برباد ہو جاتے ہیں۔

۲۔ حضرت ابو بکر وراق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شکریوں ہوتا ہے کہ اس کے احسانات پر نظر رکھی جائے پھر اس کی عزت و حرمت کی جائے تم شکر کرو کھانے کے لئے کیا کیا چیزیں بنائیں اور

جنت میں اس سے بڑھ کر چیزیں رکھیں

۳۔ حضرت ابو بکر و راق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مخلوقات میں مشغول ہو جانا اور ان کے لئے

سنورنا احسان کے لئے پردہ بن جاتا ہے۔ کم از کم احسان یہ ہے کہ ہر وقت دل کا ذکر جاری رکھے اور یقین کرے کہ اللہ میرے ساتھ ہے اور مجھے دیکھ رہا ہے۔

۴۔ حضرت ابو بکر و راق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ کو قریب کرنا چاہتے ہو تو اس سے مانگتے رہو

آہوں اور سکیوں کے ساتھ مانگتے رہو۔ بھیک مانگنے والوں کی طرح مانگتے رہو تو اللہ تمہارے قریب ہو جائے گا اور اگر لوگوں کا قرب چاہتے ہو تو ان سے مانگو نہیں تو لوگ آپ کے قریب ہو جائیں گے لوگوں سے کوئی سوال نہ کرو۔

۵۔ حضرت ابو بکر و راق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص صرف اپنے علم پر بھروسہ رکھے تو وہ بے

دین ہو جائے گا اور جو شخص فقہ اور علم کلام سے بالا ہو کر صرف زہد پر بھروسہ کرے وہ بدعتی ہو جائے گا زہد اور علم کلام کو چھوڑ کر صرف فقہ پر بھروسہ کرے تو فاسق فاجر ہو جائے گا۔ جو ان سب کو اپنے موقع محل اور ضرورت میں اچھے طریقے سے استعمال کرے اور بیان کرے تو خلاصی پائے گا۔

۶۔ حضرت ابو بکر و راق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک درست کو خط لکھا اس میں یہ تحریر بھی تھی۔

دنیا کا سکھ چین آخرت کی تکلیف کا باعث ہوگا اور دنیا میں اللہ پاک کیلئے تھک جانا آخرت کی نعمتوں تک پہنچائے گا۔ خواہشات کو چھوڑنے والا ہی خواہشات کو درست کر سکتا ہے۔ اور خواہشات کا درست کرنے والا ہی خواہشات کو چھوڑ سکتا ہے۔

۷۔ حضرت ابو بکر و راق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنے شیخ کا ادب کرنا اتنا ضروری ہے جیسا کہ

گناہوں سے توبہ کرنا ضروری ہے۔

۸۔ حضرت ابو بکر و راق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر طبع سے پوچھا جائے کہ تمہارا باپ کون ہے تو

وہ کہے گا کہ جس کام پر قدرت ہے اس میں شک کرنا یہ میرا باپ ہے۔ اور اگر اسے کہا جائے کہ تمہارا کاروبار کیا ہے تو جواب میں کہے گا ذلت کمانا اور اگر اس سے پوچھا جائے اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے تو کہے گا محروم ہو جانا۔

۹۔ حضرت ابوبکر و راقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص صبح طور پر اللہ کی پہچان کر لیتا ہے وہ ہر وقت سہا ہوا اور ہیبت زدہ رہتا ہے۔

۱۰۔ حضرت ابوبکر و راقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب عام لوگ بگڑ جائیں تو اصلاح کرنے والے بھی گناہ کریں گے۔ ظالم حکمران مسلط ہوں گے۔ اور مسلمانوں پر کافروں کا غلبہ ہوگا۔

۱۱۔ حضرت ابوبکر و راقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جن میں کچھ اور تفسد ہوا اخلاق مسکھم اور اچھے ہوں یہ لوگ سب کے امام ہوتے ہیں عوام اور بادشاہوں، حکمرانوں کو نیکی کی ہدایت دیتے ہیں برائی سے روکتے ہیں علماء کو تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ سب شریعت و سنت کے مطابق ٹھیک بات کریں یہ لوگ وقت کے امام ہوتے ہیں اگر یہی امام بگڑ جائیں تو جھوٹ بیج پر غالب آجائے گا اور دوسو سے ڈالنے والے لوگ مخلص لوگوں پر غالب آجائیں گے اور ظالم حکمران مسلط ہوں گے اور علماء عظم کو فروخت کریں گے۔

۱۲۔ حضرت ابوبکر و راقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تم دنیا میں رہنا چاہتے ہو تو حکمرانوں کے پاس بیٹھنے سے گریز رکھو ملک باقی رکھنا چاہتے ہو تو مال داروں سے دور رہو اور مخلوق کو باقی رکھنا چاہتے ہو تو ان کو تنبیہوں سے دور رہنے کی تلقین کرو۔ اگر ایمان و اسلام بچانا چاہتے ہو تو علماء سوء (زر پرست) سے خود کو دور رکھو۔ اور اگر اپنی عزت و فضیلت چاہتے ہو تو اپنے بھائیوں کی مخالفت نہ کرو۔

۱۳۔ حضرت ابوبکر و راقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مومن کی چار علامتیں ہیں۔

۱۔ ذکر کے وقت بولتا ہے

۲۔ چپ کے وقت غور و فکر کرتا ہے

۳۔ کسی چیز کو دیکھتا ہے تو اس کو صحت کیلئے دیکھتا ہے

۴۔ اور کام کرتا ہے تو نیکی کا کرتا ہے

۱۴۔ حضرت ابوبکر و راقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مخالفت دشمنی بڑھاتی ہے پھر دشمنی سے بلائیں اترتی ہیں اس لئے عکراؤ اور عزاحت سے بچتے رہو

۱۵۔ حضرت ابوبکر و راقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یقین اللہ پر یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کا ہی ارادہ

رکھے اور ہر چیز کو چھوڑ کر صرف اللہ کو اولیت دے اس مقصد کے لئے عرش سے زمیں تک کے جبابات کو عبور کرے یعنی محنت و مجاہدہ کرے۔

۱۶۔ حضرت ابوبکر و راق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھا کرو جو تمھاری اس فصاحت پر تعریف کرتا ہے جو تم میں پائی نہیں جاتی یا جس پر تم عمل نہیں کر رہے کیونکہ جب وہ تم سے ناراض ہوگا تو وہ تمھاری برائیاں نکالے گا جو تم میں موجود نہیں

۱۷۔ حضرت ابوبکر و راق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ یقین ہی وہ نور ہے جس کے ذریعے بندہ اپنے حالات میں راہنمائی حاصل کرتا ہے پھر اس روشنی کے ذریعے پر ہیزگاروں کے درجے تک پہنچ جاتا ہے۔

حضرت ابوسعید احمد بن عیسیٰ خراز رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمہ اللہ اہل بغداد میں سے ہیں امام الصوفیاء مانے جاتے تھے جلیل القدر شیخ کا مرتبہ رکھتے تھے، کہتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے فناء اور بقاء کے موضوع پر کلام فرمائی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال (۲۷۹ھ) میں ہوا

۱۔ ابوسعید خراز نے کہا جو کچھ میں نے غیبت میں دیکھا اس کو لکھ لو۔ علم کو اپنے آپ کیلئے دلیل بنایا۔ حکمت و دانائی کو اپنے لئے رحمت بنایا کہ لوگ اس سے دل بہلائیں اور معرفت کا راستہ عطا فرمایا۔ علم سے معلومات بڑھتی ہیں۔ اور معرفت کے ذریعے پہچان ہوتی ہے علم سیکھنا ہوتا ہے استاد سے معرفت حاصل ہوتی ہے شیخ کی لمبی رفاقت سے اور خدمت سے باقی فائدے بعد میں شروع ہوتے ہیں جو بے حدود بے حساب ہوتے ہیں۔

۲۔ ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفس کی مثال یوں سمجھ جیسے صاف و پاکیزہ پانی رکھا ہوا ہوتا ہے اگر تم اس کو ہلا دو تو اس کے نیچے کی مٹی، میل اوپر اٹھے گی نفس کو طہارت و تقویٰ کے ساتھ رو کے رکھو۔ اگر فاقہ و مشکلات میں اس کی بات مان لی پھر گندی خواہشات ظاہر ہوں گی۔ اپنے آپ کو پہچانو اپنے اندر استقامت اور ضبط پیدا کرو۔ جو اپنے آپ کو نہیں پہچان سکا وہ اللہ کو کیسے پہچانے گا۔

۳۔ ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے متعلق پوچھا گیا کہ اس کا کیا

مطلب ہے۔ فرمان یہ ہے۔ دلوں کو اس کی محبت کی خاطر پیدا کیا گیا ہے۔ جس نے اسے خوب بنایا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: جو شخص حضور اقدس ﷺ کے حسن کو نہیں دیکھتا وہ اللہ کے تجلیات کی طرف کیسے جھکے گا۔

۴۔ ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ باطن میں ہونے والی ہر وہ چیز جو شریعت سنت کے خلاف ہو وہ باطل ہے۔

۵۔ ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب اللہ ایک ہے وہی رحمت کرنے والا ہے وہ جس حال میں بھی تجھے رکھے اس کا شکر کرو۔ اصل تہدیلی اللہ کی طرف سے نہیں ہوتی تیرے حالات کی تبدیلی سے ہوتی ہے۔

۶۔ ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عارف لوگوں کو بہت سے خزانے عطا ہوتے ہیں وہ عجیب و غریب علوم رکھتے ہیں وہ ان خزانوں سے بات نکالتے ہیں اور ازلی زبان میں انہیں بیان کرتے ہیں۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گر چہ از خلق موم عبد اللہ بود

۷۔ ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی حفاظت میں نہ لیتا تو ان کی حالت بھی وہی ہوتی جو پہاڑ کی ہوئی تھی

۸۔ ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں انیس کو دیکھا وہ مجھے چھوڑ کر ایک طرف جانے لگا میں نے کہا میرے پاس آؤ اس نے کہا میں آپ کا کیا لگاؤ رکھتا ہوں جس چیز سے میں دھوکا دیتا ہوں اس کو تم نے دل سے نکال دیا میں نے کہا کہ وہ کیا چیز ہے کہنے لگا وہ دنیا ہے پھر جب وہ مڑ کر جانے لگا تو میری طرف دیکھا کہا کہ ہاں میرے پاس ایک اور داؤ بھی ہے میں نے پوچھا وہ کیا ہے کہنے لگا وہ بد نظری ہے لڑکوں اور لڑکیوں کے خوبصورت گالوں اور ہونٹوں پر فدا ہونا اور لڑکوں کی صحبت اختیار کرنا۔

۹۔ ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ کون خوش نصیب صوفی ہوگا جو ان خطرناک چالوں سے بچے گا۔

حضرت ابوالحسن علی بن سہل بن اظہر اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمہ اللہ اصفہان کے عظیم مشائخ سے تعلق رکھتے تھے، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے خط و کتابت ہوا کرتی تھی کیونکہ یہ دونوں حضرات ہم زمان تھے، حضرت ابو تراب بخشی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملے تھے اور حضرت محمد بن یوسف بن معدان کی شاگردی اور صحبت میں رہے۔
۱۔ حضرت علی اظہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دعویٰ کا اظہار کرنا تکبر کی علامت ہے اور جو شخص شروع ہی سے اپنے ارادے صحیح نہیں رکھتا یا صحیح نہیں کرتا وہ آخر تک صحیح سلامت نہیں رہتا۔ فرماتے ہیں عبادت کا شوق ہو جانا توفیق کی علامت ہے محرابت اور گمراہی سے باز رہنا سلوک کی اچھی رعایت ہے۔ کیفیات اور بھیدوں کو محفوظ رکھنا ظاہر نہ کرنا یہ تصوف و سلوک میں بیدار ہونے کی علامت ہے۔

۲۔ حضرت علی اظہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ذکر کرنے والے اللہ کی رحمت میں جیتے ہیں عارف لوگ اللہ کی مہربانی میں جیتے ہیں طالب صادق لوگ اللہ کے قرب میں جیتے ہیں محبت کرنے والے لوگ انس الہی کی چلی میں جیتے ہیں اور اس کے شوق میں زندگی گزارتے ہیں۔

۳۔ حضرت علی اظہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضور یقین سے افضل ہوتا ہے یقین غائبانہ ہوتا ہے یقین میں خطرات ہوتے ہیں اور حضور میں اندر ہی بیٹھنا ہوتا ہے تم حضور ہی کو حاصل کرو۔
۴۔ حضرت علی اظہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص معرفت حاصل کر لیتا ہے اس کو کسی دوسری شے سے سکون نہیں ملتا۔

۵۔ حضرت علی اظہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگ دل دل کہتے ہیں لیکن کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو بتائے دل ہوتا کیا ہے اور کسے کہتے ہیں۔

۶۔ حضرت علی اظہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ولیوں سے انس رکھو، ولیوں سے انس رکھنا اللہ سے انس رکھنا ہے، باقی مخلوق سے بےزار ہو جاؤ، اور مخلوق سے امید اور خوف کو قطعاً تعلق کر لو۔

۷۔ حضرت علی اظہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ سے محبت کرنے والا ہر شے سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

۸۔ حضرت علیؓ اظہریؒ فرماتے ہیں جس کے دل میں سمجھ آ جاتی ہے ان کو دین کی سمجھ آ جاتی ہے۔ تو اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ دنیا اور اہل دنیا سے منہ پھیر لیتا ہے اور جس کے دل میں جہالت ہوتی ہے وہ مخلوق میں مشغول رہتا ہے اور اسے ملنے والی خوشی دائمی خوشی نہیں ہوتی۔

۹۔ حضرت علیؓ اظہریؒ فرماتے ہیں حسناات میں غرور پیدا ہونے سے اللہ پاک سے پناہ مانگو اور باطنی کیفیات میں اپنے آپ کو خرابی سے بچنے کی دعا مانگو۔

۱۰۔ حضرت علیؓ اظہریؒ فرماتے ہیں تصوف کیا ہے اللہ کے علاوہ ہر شے سے بیزار ہو جانا۔ اس سے منسوب ہر شے سے محبت کرنا۔

۱۱۔ حضرت علیؓ اظہریؒ فرماتے ہیں عقل اور خواہش ایک دوسرے کے مقابلے میں ہوتے ہیں توفیق عقل کی امداد کرتا ہے۔ ماحول خواہش نفس کی مدد کرتا ہے اور خود نفس درمیان میں ہوتا ہے عقل اور خواہش میں سے جو غالب ہو نفس اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔

۱۲۔ حضرت علیؓ اظہریؒ فرماتے ہیں کہ دیکھو یہ سورج ہے اس کی روشنی قریب ہے لیکن خود سورج دور ہے اس کو پکڑ لینا توفیق سے باہر ہے اس طرح توحید ہے اس کی روشنی بہت قریب ہے لیکن خود اس کی حقیقت کو پالینا بہت دور کی بات ہے۔

۱۳۔ حضرت علیؓ اظہریؒ فرماتے ہیں میں نے مالدار کی تلاش کی اسے علم اور تجربے میں دیکھا۔

حضرت ابو العباس احمد بن محمد بن مسروقؒ

متوفی ۲۹۹ھ

یہ اہل طوس میں سے تھے پھر بغداد میں قیام پذیر ہوئے آپ رحمہ اللہ جلیل القدر مقام پر فائز تھے یہ حضرت حارث بن اسد عاصمی، حضرت سری سقطی، حضرت محمد بن منصور طوسی، حضرت محمد بن حسین برجلانی رحمہم اللہ کی صحبت میں رہے آپ رحمہم اللہ کا وصال بغداد میں (۲۹۹ھ) میں ہوا۔

۱۔ حضرت ابو العباس ابن مسروقؒ فرماتے ہیں مومن کو ذکر الہی سے طاقت ملتی ہے جبکہ منافق

کو کھانے پینے سے طاقت ملتی ہے۔

۲۔ حضرت ابوالعباس ابن مسروق فرماتے ہیں کہ جو شخص تقویٰ اور پرہیزگاری میں قدم رکھ لے تو دنیا سے منہ موڑنا آسان ہو جاتا ہے۔

۳۔ حضرت ابوالعباس ابن مسروق فرماتے ہیں جس کو غیر اللہ سے خوشی ملتی ہے اس کا انجام غم میں ہوتا ہے اور جس کو اللہ کی خدمت میں انس نہیں ملتا اسے غیر اللہ سے انس ملتا ہے ایک دن اسے اسی انس میں بیگانگی و دیوانگی ملے گی۔

۴۔ حضرت ابوالعباس ابن مسروق فرماتے ہیں تم معرفت حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ پہلے ارادت (مرید ہونے) کی منزل میں طے کر لو۔ پھر یہ بھی سمجھو اگر توبہ کے صحیح ہونے سے پہلے تم ارادت تلاش کرنے چلو گے تو تم غافل ہو گے۔

حضرت ابو عبد اللہ محمد ابن اسماعیل مغربی رحمہ اللہ

آپ رحمہ اللہ صاحب کرامت و صاحب نفاست بزرگ تھے آپ رحمہ اللہ ابراہیم خواص اور ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ کے استاذ تھے اور حضرت علی بن زرین کے شاگرد تھے اور بعض اصحاب میر کے نزدیک ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی، طور سینا پہاڑ پر فوت ہوئے اور طور سینا پر ہی آپ کی قبر آپ رحمہ اللہ کے استاذ کے قریب ہے اور ان کا وصال (۲۹۹ھ) میں ہوا

۱۔ حضرت ابو عبد اللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابدال شام میں ہوتے ہیں نجباء یمن میں اور انخیا ر عراق میں۔

۲۔ حضرت فرماتے ہیں کہ ایک فقیر جو فرائض و واجبات اور سنن کا پابند ہو خواہ فضائل پر ذرہ برابر عمل نہ کرتا ہو وہ ان عبادت گزاروں اور مجتہدین سے افضل ہوتا ہے جو دنیا کی محبت میں جکلا ہوں۔

۳۔ حضرت ابو عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں سب سے زیادہ فقیر وہ ہوتا ہے جو غنی کی چالوسی کرے اور اس کے سامنے عاجزی کرے اور سب سے غنی وہ ہوتا ہے جو کسی فقیر کی خدمت کرے اور اس کے سامنے عاجزی کرے اور اس کی عزت کرے۔

۴۔ حضرت ابو عبد اللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص عابد ہونے کا دعویٰ کرے لیکن اس کی

عبادت میں کچھ کی موجود ہو تو یہ دعوے میں جھوٹا ہے کیونکہ عبودیت تب صحیح ہوتی ہے کہ اپنے تمام ارادے ختم کر دے صرف اپنے آقا کی رضا سامنے رکھے تو اس وقت اللہ پاک کی طرف سے اس کی تعریف اور اس کا نام ہوگا اس سے وہ بلایا جائے گا وہ عہد کی طرف منسوب ہوگا یعنی اللہ کا بندہ اللہ کا غلام عبد اللہ وہ ایسے نام کو پسند کرے گا

۵۔ حضرت ابو عبد اللہ مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کچھ فقیر اور معمولی لوگ اللہ کی زمین میں اس کے امانت دار ہوتے ہیں اور اللہ کے بندوں کیلئے اللہ کی دلیل ہوتے ہیں (کہ ان کے دیکھنے سے) اللہ یاد آتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی وجہ سے مخلوق کی بلائیں دور ہوتی ہیں

۶۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سچا فقیر وہ شخص ہے جو کسی کے سہارے نہیں جیتا صرف اللہ کی بارگاہ میں گریہ و زاری کرتا ہے کہ مجھے غیر کی طرف سے ایسے بے پروا کر دے جیسے تو نے مجھے اپنے فقیر بن جانے کی عزت دے رکھی ہے۔

۷۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس صوفی طبقے کے علاوہ کوئی اور سمجھدار طبقہ نہیں ہوتا پھر جس ذات کی انہیں سمجھ آتی ہوتی ہے اس کی محبت میں جمل جاتے ہیں۔

حضرت ابوعلی حسن بن علی جوز جانی رحمۃ اللہ علیہ

یہ خراسان کے مروج خلافتی بزرگ تھے صاحب تصنیفات ہیں ریاضات، مجاہدات، اور آفات پر بیان فرماتے تھے، معرفت اور دانائی کے بارے میں بھی کلام کرتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت محمد بن علی ترمذی اور محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں

۱۔ حضرت ابوعلی جوز جانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بنیادی طور پر توحید میں تین چیزیں ہوتی ہیں۔ خوف، امید، محبت خوف گناہوں کی وجہ سے اور وعیدات سننے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور امید نیکیاں کرنے اور اس پر وعدے اور انعامات سننے پر ہوتی ہے، اور محبت کثرت ذکر سے ہوتی ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ خوف تو روشنی کرنے والی آگ ہے۔ امید روشن کر دینے والا نور ہے اور محبت نور ہی نور ہے

۲۔ ابوعلی جوز جانی فرماتے ہیں نخل میں تین حرف ہیں با سے مراد بلائیں ہیں بلا اور آزمائش

ہے۔ خا سے مراد خیمت و خسران ہے لام سے مراد لوم و علامت ہے۔

۳۔ حضرت بن علی جوڑ جانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سابقون اللہ کے قریب ہوتے ہیں اللہ پاک انہیں عطیات دیتے ہیں اور بلند مقام پہ پہنچاتے ہیں اور یہ لوگ مخلوق میں اللہ کا علم رکھنے والے ہوتے ہیں یہ اللہ کو ایسے پہنچاتے ہیں جیسے پہنچانے کا حق ہوتا ہے علامت ان کی یہ ہے کہ یہ عبادت اور اعمال نہایت خلوص اور اللہ کی رضا کے لیے کرتے ہیں ان کا رجحان اور شوق اور محبت اللہ کے ساتھ ہوتی ہے اللہ پاک کے دیوانے ہوتے ہیں تو حیدان پر غالب ہوتی ہے ان کے بارے میں اللہ پاک نے فرمایا **وَانھم عندنا لَمَن** المصطفیٰ بن الاخیار۔

۴۔ حضرت ابوعلی حسن بن علی جوڑ جانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نیک بخت آدمی کی علامت یہ ہے کہ اسے عبادت کرنے میں اللہ پاک آسانی دے دیتے ہیں اپنے کام سنت کے مطابق کرتا ہے اور اکابرین نیک لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے اچھے اخلاق سے پیش آتا ہے، عام مخلوق سے بھی اچھے طور پر پیش آتا ہے اور اپنے وقت کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔

۵۔ حضرت ابوعلی حسن بن علی جوڑ جانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جن گناہوں کو اللہ پاک نے چھپا رکھا ہو وہ شخص اپنے ان گناہوں کو ظاہر کرے یہ اس کی بد بختی کی علامت ہے۔

۶۔ حضرت ابوعلی حسن بن علی جوڑ جانی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی مرید نے پوچھا اللہ تک پہنچنے کا راستہ کیا ہے تو فرمایا صحیح اور محفوظ اور مختصر راستہ یہ ہے کہ حسن نیت ہو اور اتباع سنت کرے۔ کیونکہ

اللہ پاک نے فرمایا: **بَلٰی مَن اسْلَمَ وَجْھُہُ لِلّٰہِ وَ هُوَ مَحْسِنٌ۔**

پھر اس مرید نے پوچھا سنت پر چلنے کا کیا طریقہ ہے فرمایا بدعات سے کنارہ کرو علماء سابقین جو تقویٰ میں مسلم تھے ان کے اعمال کی اتباع کرو زندہ بزرگوں کی پیروی اور فرما نبرداری کرو عقائد اور اعمال کے اختلافی مسائل سے گریز کرو۔ ایک آیت میں اللہ پاک

فرماتے ہیں **شَہِدُوا حَیْثُمَا اَلْبِیْکَ اِنْ اَتَیْبَعِ مِلَّةَ اِبْرَہِیْمَ حَنِیْفًا۔**

۷۔ حضرت ابوعلی جوڑ جانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی بعض باتیں حالت سکر کی ہیں تم ان کو نہ لو بلکہ اس سے پہلے جو اس کے معاملات ہیں کہ صرف اللہ سے تعلق جوڑا باقی

سب سے تعلق توڑا۔ اور مجاہدات و ریاضات کرتے رہے تم ان کو دیکھو اور ان کی پیروی کرو وہ انسان اسحق ہے جو ادنیٰ مقام کو چھوڑ کر اس کو ضائع کر کے اعلیٰ مقام کا دعویٰ کرتا

۴۔

حضرت ابوالورڈ رحمہ اللہ کے بیٹے حضرت محمد اور احمد رحمہما اللہ

یہ دونوں حضرات اہل عراق کے مشائخ میں سے تھے بڑے عظمت والے تھے حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کے صحبت یافتہ تھے حضرت سری سقطی، حضرت ابوالفتح خیال، حضرت حارس محاسبی اور حضرت بشر حافی رحمہم اللہ کے شاگرد تھے، زہد اور تقویٰ کی میں حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کے ہم خیال تھے

۱۔ حضرت احمد ابن ابوالورڈ رحمہ اللہ فرماتے ہیں پانچ چیزوں کی وجہ سے صوفیاء حضرات مرتبے

پاگئے

- ① اللہ کے دروازے پر پڑے رہے
- ② اس کے حکموں کی مخالفت نہیں کی
- ③ مخلوق کی خدمت میں لگے رہے۔
- ④ مصیبتوں پر صبر کیا۔
- ⑤ اپنی عزت کی حفاظت کرتے رہے۔

۲۔ حضرت محمد ابن ابوالورڈ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ولی کون ہوتا ہے فرمایا کہ جو اللہ کے دوستوں سے محبت رکھے اور اللہ کے دشمنوں سے دشمنی رکھے۔

۳۔ حضرت احمد ابن ابوالورڈ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اللہ پاک کسی ولی کو یہ تین چیزیں عطا فرماتے ہیں تو ان کی برکت سے تین چیزیں اور زیادہ ہو جاتی ہیں یعنی۔

۱۔ جب اللہ پاک اس کو بلند مقام عطا فرماتے ہیں تو اس میں عاجزی بڑھ جاتی ہے

۲۔ جب اس کے پاس مال زیادہ ہو جاتا ہے تو اس کی سخاوت بڑھ جاتی ہے

۳۔ اور جب اس کی عمر بڑھتی ہے تو اس کے مطابق اللہ پاک کی محبت بڑھ جاتی ہے اور اللہ کے حصول کے لیے اس کی کوشش بڑھ جاتی ہے۔

۳۔ حضرت احمد ابن ابوالورود رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی برائی میں ہوتے ہوئے اپنے آپ کو اچھا سمجھے۔
 ”افمن زین له سوء عمله فراه حسنا (قاطر)“

حضرت ابو عبد اللہ سنجرى رحمہ اللہ

توکل میں باکمال تھے، جنگوں کا سفر اور جنگوں میں قیام ان کا محبوب مشغلہ تھا، خراسان کے بڑے مشائخ میں شمار ہوتے تھے، حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے

۱۔ حضرت ابو عبد اللہ سنجرى رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس کا علم پاکیزہ نہیں اس کے کام پاکیزہ نہیں ہونگے اور جس کا کام پاکیزہ نہیں اس کا بدن پاکیزہ نہیں ہوگا۔ اور جس کا بدن پاکیزہ نہیں تو اس کا دل پاکیزہ نہیں ہوگا اور جس کا دل پاکیزہ نہیں اس کی نیت پاکیزہ نہیں، پھر جان لو کہ سارے معاملات گندے اور ناپاک ہونگے کیونکہ معاملات کا مدار نیت پر ہے۔

۲۔ حضرت ابو عبد اللہ سنجرى رحمۃ اللہ علیہ کو ایک آدمی نے عرض کیا میرے پاس دینار ہیں وہ میں آپ کو دینا چاہتا ہوں آپ کا کیا خیال ہے آپ نے فرمایا اگر آپ مجھے دے دیں گے تو یہ آپ کے لیے بہتر ہوگا اور اگر آپ مجھے نہیں دیں گے تو میرے لیے بہتر ہوگا۔ آگے آپ خود سوچ لیں۔

۳۔ حضرت ابو عبد اللہ سنجرى رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء کی تین نشانیاں ہوتی ہیں۔

① بلند مقام کے ہوتے ہوئے بھی عاجزی کرتے ہیں۔

② مالدار ہوتے ہوئے بھی زہد کرتے ہیں۔

③ طاقت کے باوجود انصاف کرتے ہیں۔

۴۔ حضرت ابو عبد اللہ سنجرى رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، مریدین کے لیے تین چیزیں بہت زیادہ مفید ہیں۔

① صالحین کے ساتھ بیٹھنا لیکن اپنے دل اور لطائف کو اپنے شیخ کی طرف متوجہ رکھنا۔ صالحین کے اخلاق و افعال اور عادات سے اپنے آپ کو سنوارنا۔

② قبروں کی زیارت کرنا خصوصاً اولیاء کرام کے مزارات پر جا کر بیٹھنا ان کے لیے ایصال

ثواب کرنا اور تقرب الی اللہ کے لیے مراقبہ کرنا۔

⑤ مسلمان بھائیوں کی خدمت کرنا۔

۵۔ حضرت ابو عبد اللہ سنہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تم اس وقت تک کسی کو گناہ گار ہونے کا طعنہ نہ دو

جب تک تمہیں یقین نہ ہو جائے کہ تمہارے گناہ بخشے جا چکے ہیں۔

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ سنہری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ فوت کیا ہے آپ نے فرمایا کہ فوت یہ

ہے لوگوں کی کوتاہی پر ان کا عذر دیکھو اور اپنی کوتاہی پر نظر کرو، دوسروں کے کام مکمل

کر دینا نقصان برداشت کرو، پھر سب لوگوں پر شفقت کرو خواہ وہ نیک ہوں یا بد ہوں

پھر مکمل فوت یہ ہوتی ہے مخلوق کے ساتھ رہ کر بھی یہ مخلوق تمہیں اللہ تعالیٰ سے نہ ہٹ سکے۔

(چند منتخب مکتوبات حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ)

① زندگی جس جگہ بھی گزرے یاد خدا میں گزرنی چاہیے

جیل جانے سے چند ماہ پہلے حضرت مجدد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے اصحاب سے فرمایا

کرتے تھے کہ میرے اوپر ایک بلا نازل ہوگی، جو میرے لئے مقامات اور ولایت کی ترقیات کا

ذریعہ ہوگی اس بلا کے بغیر ان ترقیات کا حصول ممکن نہیں، حضرت مجدد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے

زمانہ قید میں بھی بادشاہ کو بددعا نہیں دی بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ بادشاہ اگر مجھ کو جیل خانے

میں نہ بھیجتے تو اسے ہزار نفوس کو دینی فوائد کیسے ملنے، اور ہمارے مراتب کی ترقی جو اسی مصیبت

کے نزول پر منحصر تھی کیسے حاصل ہوتی، آپ کے ساتھی یہ چاہتے تھے کہ آپ بددعا کر کے بادشاہ کو

نقصان پہنچائیں، انکو آپ منع فرماتے رہتے چونکہ آپ حتی الوسع انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت کو

نہیں چھوڑتے تھے تو تقدیر الہی کا تقاضہ ہوا کہ جیل خانے کے ذریعے سے حضرت یوسف علیہ

السلام کی سنت کو بھی ادا کرایا جائے۔

آپ نے جیل خانے سے اپنے فرزند خواجہ مصوم صاحب کو لکھا کہ آؤ زماںش اگر چہ تنگ اور بے عذرہ

ہے اگر توفیق ہو تو بے غیبت ہے آج کل آپ کو فرصت میسر ہے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے کام

میں مشغول رہو ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو۔

تین چیزیں پہلی تلاوت قرآن، دوسری طویل قراءت کے ساتھ ادائے نماز، تیسرا کلمہ لا الہ الا اللہ کا ورد، ان میں سے کسی ایک کا ورد ہر وقت رکھو کلمہ لا سے نفس کے معبودوں کی نفی کرو، اپنے مقاصد اور مرادوں کو دفع کرو، اپنی مراد مانگنا یہی اپنی معبودیت کا دعویٰ ہے، سینے میں اپنی کوئی مراد وہم و خیال میں بھی اپنی کوئی ہوس باقی نہ رہے، بندہ کی شان اس وقت ظاہر ہوتی ہے، اپنی مراد مانگنے میں اپنے مولیٰ کی مراد کی تردید ہوتی ہے اور اپنے مولیٰ کے ارادے کا مقابلہ ہے۔ گویا اپنے آقا کے حکم کو رد کر کے خود کو آقا قرار دیا جا رہا ہے اس کی قباحت کو اچھی طرح ذہن نشین کر کے نفسانی معبود کے دعویٰ معبودیت کی تردید کرے، اس ابتلا اور آزمائش کے دور میں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے یہ بات پوری طرح میسر ہو جائے گی، زمانہ ابتلا کے سوا دیگر اوقات میں اپنی مرادیں اور خواہشات سد سکندری بنی رہتی ہیں، خدا خیریت رکھے ملاقات ہو یا نہ ہو ہماری فصاحت یہ ہے کہ اپنی مراد یا ہوس باقی نہ رہے، جو کچھ ہو رضائے الہی اور ارادۂ خدا دہی ہو حتیٰ کہ میری رہائی جو آج کل تمہارا بہت بڑا مقصد بنا ہوا ہے، وہ بھی مقصود اور مراد نہ ہو اور حضرت حق جل جہدہ کی مقرر فرمودہ تقدیر پر اس کے ارادے اور اس کی مرضی پر پوری طرح راضی ہو جاؤ۔

حویلی، کنواں، مبالغہ اور کتابوں کا غم بہت معمولی بات ہے اگر ہم مرجاتے حب بھی جاتی رہتی اب زندگی میں جاتی رہی تو کوئی فکر کی بات نہیں ہے، اولیاء اللہ ان چیزوں کو خود چھوڑ دیتے ہیں اب شکرا کر کہو کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے اختیار سے ان چیزوں کو چھڑا دیا، چند روزہ زندگی ہے جہاں بیٹھے ہوں کو وطن خیال کرو، زندگی جس جگہ بھی گزرے یا خدا میں گزرنی چاہئے، دنیا کا معاملہ آسان ہے آخرت کی طرف متوجہ ہو، اپنی والدہ کو تسلی دیتے رہو، اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہماری ملاقات ہوگی ورنہ حکم خدا پر راضی رہو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ جنت میں ایک جگہ رکھے اور ملاقات دنیا کی طمانی کرے۔

(۷) وفائے محبوب سے جفائے محبوب زیادہ لذت بخش ہوا کرتی ہے

ایک دوسرا خط حضرت مجدد صاحب کا شیخ بدرالدین صاحب کے نام ہے لکھتے ہیں: تمہارے خط میں مخلوق کے ظلم و تعدی کی شکایت تحریر تھی، یہ چیزیں درحقیقت جماعت اولیاء کا جمال ہے، اور ان کے ذمہ کے لئے مصلحت، لہذا تنگ دلی اور کدورت کا سبب کیوں ہو، اول جب یہ فقیر اس تلخہ میں پہنچا تو یہ محسوس ہوتا تھا کہ لوگوں کی ملامت کے نور شہر اور دیہاتوں سے بلند ہو کر

نورانی بادلوں کی صورت میں میرے پاس پہنچ رہے ہیں۔ اور میرے معاملے کو پہنچتی سے بلندی پر پہنچا رہے ہیں۔

ترتیبِ جمالی سے سالہا سال مسافت کو طے کیا ہے اب ترتیبِ جلالی سے ان مراحل کو طے کیا جا رہا ہے ہر درضائے مقام میں رہو، جمالی اور جلالی کو مسدود سمجھو تو خیر فرمایا تھا کہ ظہورِ فتنہ سے شذوق رہا ہے نہ حال، حالانکہ چاہے تو یہ تھا کہ ذوق اور حال میں اور زیادتی ہو کیونکہ وفائے محبوب سے جفائے محبوب زیادہ لذت بخش ہوا کرتی ہے، کیا ہو گیا ہے عوام کی طرح بات کرتے ہو اور محبت ذاتیہ سے بہت دور ہو گئے ہو، بہر حال گزشتہ کے خلاف آئندہ حلال کو حلال سے بڑھا ہوا سمجھو اور انعام کے مقابلے میں تکلیف کو بہتر تصور کرو، کیونکہ جمالی اور انعام میں محبوب کی مراد کے ساتھ اپنی مراد کی بھی آمیزش ہے، اور جلال و تکلیف میں صرف محبوب کی مراد سامنے ہے اور اپنی مراد کی مخالفت ہے۔

۳) محبوب کی ہر ادا محبوب ہی ہے

ایک اور خط میں میر تقی میر صاحب کو تحریر فرماتے ہیں، معلوم ہوا کہ میری رہائی کے متعلق خیر اندیش احباب کی جدوجہد کامیاب نہیں ہوئی الخ۔ فیما صنع اللہ تعالیٰ بمقتضائے بشریت کسی قدر افسوس ضرور ہوا مگر تھوڑی دیر کے بعد خداوند عالم کے فضل و کرم سے وہ تمام حزن، افسوس، سرت اور غمش میں بدل گیا اور خاص طور پر اسکا یقین ہو گیا کہ یہ جماعت جو ہماری ایذا رسانی کے درپے ہے، اس کی مراد جبکہ حضرت حق جل مجدہ کے ارادے کے مطابق ہے، تو تنگ دلی اور حزن و ملال بے معنی اور دغوی محبت کے سراسر مخالف، محبوب کی ہر ادا محبوب ہی ہے عاشق جس طرح انعام سے خوش ہوتا ہے اسی طرح تکلیف و ایذا سے بھی لذت حاصل کرتا ہے بلکہ تکلیف و ایذا میں لذت زیادہ ہوتی ہے وہ خط لکھ لکھ کر اپنی خواہش و مراد کے شائبے سے بھی مبرا ہے، حضرت حق جل سلطانہ جیل مطلق ہے اس بندہ ناچیز کی آزار پریشانی منظور ہے ان کی عنایت سے یہ بندہ ناچیز خوش ہے، بلکہ لذت محسوس کر رہا ہے لہذا اس شخص کی برائی چاہنا اور اس کی برائی کے درپے رہنا منافی محبت ہے، یہ شخص کیا اور اس کی حقیقت کیا وہ صرف فعلِ محبوب کا آئینہ دار ہے، جو لوگ درپے آزار ہیں تمام مخلوق میں سب سے زیادہ پیار سے معلوم ہوتے ہیں احباب سے فرمایا کہ سخی دل دور کریں اور اس جماعت کی تکلیف دہی کا خیال بھی چھوڑ دیں بلکہ چاہئے کہ ان کے افعال سے لذت اندوز ہوں، ہاں چونکہ دعا کے لئے مامور ہے لہذا حضرت حق جل سلطانہ سے عاجزی اور تقصیر

کے ساتھ دُعا کی دعا کریں، یہ حکم دعاء کی تعمیل ہی ہے، آرزوئے دل نہیں، کیونکہ تمنائے دل تو وہ ہے جو مرادِ محبوب ہو۔

یہ یاد رکھو غضبِ حقیقی، دشمنانِ خدا کا حصہ ہے اور عاشقانِ خدا کے لئے تو صرف صورتِ غضب ہے جو حقیقت میں آئینہٴ رحمت ہے۔ اور اس قدر منافع کے حامل ہیں کہ اس کی تفصیل ناممکن ہے۔ نیز اس صورتِ غضب میں معکروں کی خرابی مضر ہے۔ اور ان کی ابتلاء کا باعث و سبب۔ (مخلص) و ماعلینا الا البلاغ

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا
إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا
طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا دِفْعَةً وَاعْفِرْ لَنَا دِفْعَةً وَارْحَمْنَا دِفْعَةً أَلَمْ
تَوْلِنَا فَانْحَرِثْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلْنَاكَ مِنْهُ كَيْفِيَّكَ (سَيِّدُنَا)
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ
مِنْهُ كَيْفِيَّكَ (سَيِّدُنَا) مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ
السُّتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ
الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ

مقصود کائنات ﷺ

ہو نہ یہ پھول تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
جہنم دہر میں بلبل کا ترنم بھی نہ ہو

یہ نہ ساقی ہو تو پھر سے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دُنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو

خیمۃ الہاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے
مہض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

رشت میں دامن کوہسار میں میدان میں ہے
بجر میں موج کی آغوش میں طوفان میں ہے

چین کے شہر، مراکش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مومن کے ایمان میں ہے

چشم الہاک یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفع شان رفعنا لك ذکرک دیکھے
(اقبال)

انسان کے تجربہ سے زیادہ کچی بات

جس طرح اللہ تعالیٰ نے چیزوں میں تاثیر رکھی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اعمال میں بھی تاثیر رکھی ہے، لیکن چیزوں کی تاثیر کا اللہ تعالیٰ نے تجربہ کر دیا اور اعمال کی تاثیر کا اللہ نے وعدہ کیا ہے، انسان کے تجربہ سے زیادہ کچی اور سچی بات اللہ کا وعدہ ہے، انسان کے تجربہ کے خلاف ہو سکتا ہے، لیکن اللہ کے وعدے کے خلاف نہیں ہو سکتا ہے۔

راز کی بات علی الاعلان عالم کے سامنے

کوئی آدمی راز اور داؤ کی بات نہیں بتلاتا ہے بلکہ چھپاتا ہے۔ ہم علی الاعلان اور ڈنگے کی چوٹ پورے عالم میں بسنے والے انسانوں کو بتلاتے ہیں کہ اگر لوگوں میں دو باتیں پیدا ہو جائیں، تو زمین و آسمان کا خالق فرماتا ہے کہ تم جہیں برباد نہیں کریں گے بلکہ آباد کریں گے، ایک اللہ کے سامنے کھڑا ہونے کا خوف دل میں پیدا ہو جائے، دوسرے برے اعمال پر اللہ کی وعیدوں کا ڈر پیدا ہو جائے:

وَلَنُشِکِّنَنَّكُمْ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ذَلِكُمْ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي
وَوَخَّافَ وَعَبَدَ

ذِک کے اشارہ پر۔ وَلَنُشِکِّنَنَّكُمْ الْأَرْضَ ہے انسانوں میں آخرت کا فکر اور خوف پیدا کرنے کے لیے پورے عالم میں نقل و حرکت کر کے اس کا خوب تذکرہ کیا جائے یہاں تک کہ لوگوں میں فکر آخرت پیدا ہو جائے اور بربادی والی راہ سے بچ کر آباد کرنے والی راہ پر گامزن ہو جائیں۔



حمد باری تعالیٰ

میرے دردِ دل کی دوا ہے تُو تیری شانِ جل جلالہ
تجھے ڈھونڈتا ہوں میں چار سو تیری شانِ جل جلالہ

تیرا نغمہ لبِ لبیل خوشنوا تیرا نام لیتی ہے جابجا
تو ہی پھول ہے تو ہی رنگ و بو تیری شانِ جل جلالہ

یہ زمین اور یہ آسمان، تیرا ذکر کرتے ہیں بے گماں
تیری ذاتِ پاک ہے وحدہ تیری شانِ جل جلالہ

نہ صنم کدو میں نشان ہے نہ حرم میں تیرا مکان ہے
تُو ہے لامکان تُو ہے کُو بہ کُو تیری شانِ جل جلالہ

یہ دُعا الٰہی قبول ہو میرے دل میں عشقِ رسول ﷺ ہو
بہی میرے دل کی ہے آرزو تیری شانِ جل جلالہ

میرے دردِ دل کی دوا ہے تُو تیری شانِ جل جلالہ
تجھے ڈھونڈتا ہوں میں چار سو تیری شانِ جل جلالہ

جہۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ
(۱۸۸۳ء، ۱۸۳۳ء، ۱۲۹۷ھ، ۱۸۷۹ء)

مکتبہ سید حبیب اللہ
دارالحدیث دارالعلوم

0331-4275955, 0323-4328654